﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد20 | جمعۃ المبارک25/اکتوبر2013ء | 20/ذوالحجہ 1434 ہجری قمری ❁ 25/اخاء 1392 ہجری شمسی | شمارہ43

آزاد کرتا ہوں

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں ایک لونڈی سے مالک کا نقصان ہو گیا تو وہ سزا کے ڈر سے رو رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے اور اس لونڈی سے وجہ پوچھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ساتھ لے کر مالک کے پاس گئے۔ اور اس سے سفارش کی تو اس نے کہا میں لونڈی کو آزاد کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد 9ص14)

ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک 'امانت' ہے۔ تمام عہدیداران کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ اور امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

باقاعدہ طور پر مقرر کیے جانے والے جماعتی عہدیداران کو رضاکاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے۔ عہدیداران کو یہ بھی چاہیے کہ وہ گاہے بگاہے اپنی ٹیم کے ممبران سے تبادلہ خیال کریں، مختلف کاموں میں مزید بہتری لانے کے لیے ان سے مشورہ کریں اور جب آپس میں تبادلہ خیال، سوچ بچار اور مشورہ کر لینے کے بعد ایک حتمی لائحہ عمل طے پا جائے تو پھر اس تمام عمل کے سب سے ضروری پہلو کو نظرانداز نہ ہونے دیں یعنی یہ کہ آپ نہایت عجز وانکسار اور مستقل مزاجی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تدبیر میں جو آپ نے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لیے سوچی ہے برکت عطا فرما دے۔

آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکّل صرف اور صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ یاد رکھیں! ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا۔

ایسے نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ایک یا دو روز کے لیے مجلسِ شوریٰ کے ممبر نہیں منتخب کیے گئے بلکہ ان کا انتخاب پورے سال کے لیے ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اس بات کا خیال رکھیں کہ جو تجاویز مجلسِ شوریٰ میں پیش ہو کر خلیفۃ المسیح سے منظور ہوئی ہیں ان پر کما حقہ عملدرآمد ہو رہا ہو۔

ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افرادِ خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہیے۔ بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیر مسلموں سے خطابات ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔

آپ ہر دم اپنے لیے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ دعا کے بغیر ہم نہ تو اپنی نسلوں کی تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلسِ شوریٰ جماعتِ احمدیہ انگلستان 2013ء سے نہایت اہم نصائح پر مشتمل اختتامی خطاب

(بیت الفتوح۔لندن۔16 جون) امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلسِ شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی زبان میں نہایت اہم نصائح پر مشتمل خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا اردو میں مفہوم ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

تشہد وتعوّذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آلِ عمران کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔اَنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (آل عمران:160۔161)

بعد ازاں حضورِ انور نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بیان فرمایا۔ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج ہے۔

{ترجمہ: ''پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گِرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکّل کر۔ یقیناً اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری نصرت کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہاری مدد کرے گا؟ اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکّل کریں۔'' (ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)}

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلسِ شوریٰ کا آج اختتام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیاتِ قرآنی میں شوریٰ کی اہمیت اور لوگوں سے حسنِ معاملہ کرنے کا مضمون بیان فرمایا ہے نیز اس سلسلہ میں کچھ ہدایات بھی دی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس نے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تیرے دل میں تمام مخلوق کے لیے نرمی اور شفقت کا خاصہ رکھ دیا ہے۔ یقیناً اگر آپؐ کا دل سخت گیر ہوتا تو لوگ اس طرح آپؐ کے ارد گرد محبت وعقیدت کے ساتھ ہرگز جمع نہ ہوتے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے بھی آگاہ فرمادیا کہ آپؐ کے متبعین غلطیاں بھی کریں گے اور پھر آپؐ کے پاس معافی کے خواستگار ہوتے ہوئے بھی آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے انتظامی معاملات میں مشورہ کرنا چاہیے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسے لوگ جن سے ماضی میں غلطیاں ہوئیں ان کا مشورہ بالکل تسلیم ہی نہ کیا جائے یا ان پر غور ہی نہ کیا جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر تو یہ ہدایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں لیکن درحقیقت یہی ہدایات خلیفۂ وقت کے لیے بھی اور پھر جماعتی عہدیداران کے لیے بھی ہیں۔ اس لیے وہ تمام عہدیدران جن کے نام الیکشن میں پیش کیے گئے ہیں یا جن کی منظوری میری طرف سے آئے گی انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبرانِ جماعتِ احمدیہ سے محبت، شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ضمنی طور پر میں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ ضروری نہیں کہ جن لوگوں کو اس الیکشن میں کسی خاص عہدے کے لیے سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں انہیں کی منظوری میری طرف سے دی جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جماعتِ احمدیہ میں 'عہدہ' کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک 'امانت' ہے۔ اور امانتوں پر پورا اترنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات موجود ہیں۔ فرمایا: میں نے بھی کئی مواقع پر اس پر روشنی ڈالی ہے، بلکہ چند ماہ پہلے ہی میں نے اس موضوع پر بڑا تفصیلی خطبہ جمعہ بھی دیا تھا، اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس شوریٰ میں یہ خطبہ یا غالباً اس کا کچھ حصہ آپ کو عہدیداران کے انتخاب سے پہلے سنوایا گیا ہے۔ الغرض تمام عہدیداران کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جو ان کے سپرد کی گئی ہے۔ اور امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس لیے ہر عہدیدار کا نمونہ ایسا ہو کہ وہ اپنے وقت کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہے اور ہر دم اپنے کاموں کو بہتر طور پر کرنے کے لیے سوچ اور تدبیر میں لگا رہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے عہدیداران کو احبابِ جماعت سے شفقت کا سلوک روا رکھنے کی بابت توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسروں سے شفقت سے پیش آنے کے حکم کے مخاطَب صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں تھے بلکہ وہ تمام لوگ بھی یکساں طور پر اس ارشاد کے مخاطَب ہیں جنہیں ذمہ داریوں کا امین ٹھہرایا گیا ہے۔ آج احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا دعویٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی پوری کوشش بھی کرتے ہیں کہ ہم اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے والے بنیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ نظامِ جماعت احمدیہ کلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع چلنے والا ایک نظام ہو۔ لہٰذا یہ تمام باتیں تقاضا کرتی ہیں اور جیسا کہ میں پہلے ذکر بھی کر آیا ہوں کہ وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے دل نرم اور ممبرانِ جماعتِ احمدیہ کی محبت سے پُر ہوں۔ وہ اپنے ماتحتوں یا اپنے سٹاف سے صرف نرمی اور محبت کا سلوک ہی نہ کرتے ہوں بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہو۔ ان کے دل اس قدر صاف اور شفیق ہوں کہ لوگ ان کی طرف محبت سے کھنچے چلے آئیں اور وہ بھی انہیں سینے سے لگانے والے ہوں۔ کجا یہ کہ ان کے اخلاق لوگوں کو دور بھگانے والے بنیں۔ کیونکہ اگر ان کے دلوں میں سختی ہوگی تو وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر رہیں گے جس کے نتیجہ میں احمدی ایک عجیب سے تذبذب کا شکار ہونے لگیں گے۔ اور چند عہدیداران کے ناروا سلوک کی وجہ سے بعض احمدی نہ صرف یہ کہ مایوس ہوں گے بلکہ آہستہ آہستہ نظامِ جماعت سے بھی ہٹتے چلے جائیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس وجہ سے وہ جماعت سے ہی قطع تعلقی اختیار کر لیں اور خلیفۂ وقت کے بارے میں ایک غلط تاثر اپنے ذہنوں میں رکھ لیں۔ چنانچہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ممبرانِ جماعت سے حسنِ سلوک نہ رکھنے کی وجہ سے بہت گہرے منفی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ میری طرف سے منظور شدہ ہر جماعتی عہدیدار کو لازماً یہ پہلو پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔ مزید برآں وہ تمام لوگ جو عہدیدار تو نہیں لیکن آج بحیثیت نمائندہ مجلسِ شوریٰ یہاں موجود ہیں اور کوئی نہ کوئی جماعتی خدمت بجا لاتے ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی کام کرتے ہوئے ان امور کو پیشِ نظر رکھیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ٹیمیں بنا کر کام کرنے کی حکمت بیان فرماتے ہوئے ہر کامیابی کا دارومدار دعا کو قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ باقاعدہ طور پر مقرر کیے جانے والے جماعتی عہدیداران کو رضاکاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ وہ ان کے کاموں میں معاون ومددگار ہوں گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کام کرنے والوں کی ایک کھیپ تیار ہوتی جائے گی جو مستقبل میں جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والے ہوں گے۔ پھر اس ٹیم کا مقصد صرف یہی نہ رہ جائے کہ اس نے حکم کی تعمیل میں کام کرنا ہے بلکہ کام لینے کے ساتھ ساتھ عہدیداران کو یہ بھی چاہیے کہ وہ گاہے بگاہے اپنی ٹیم کے ممبران سے تبادلہ خیال کریں، مختلف کاموں میں مزید بہتری لانے کے لیے ان سے مشورہ کریں اور جب آپس میں تبادلہ خیال، سوچ بچار اور مشورہ کر لینے کے بعد ایک حتمی لائحہ عمل طے پا جائے تو پھر اس تمام عمل کے سب سے ضروری پہلو کو نظر انداز نہ ہونے دیں یعنی یہ کہ آپ نہایت عجز وانکسار اور مستقل مزاجی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تدبیر میں جو آپ نے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لیے سوچی ہے برکت عطا فرمادے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے توکّل کا حقیقی مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کا یہ مطلب نہیں کہ کسی معاملے کے بارے میں ایک فیصلہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جائیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر سچا توکّل اس بات کا متقاضی ہے کہ جب لوگوں کو کسی فیصلہ پر عملدرآمد کے لیے کہا جائے تو انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اے ہمارے خدا! ہم نے اپنی محدود ذہنی استعدادوں اور ناقص علم کے مطابق اس کام کو کرنے کے لیے یہ لائحہ عمل طے کیا ہے۔ اب ہم یہ معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں اور تیرے حضور دعا گو ہیں کہ یہ کام جماعت کے لیے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کے نتائج پیدا کرے اور یہ کہ جماعت پہلے سے بڑھ کر ترقی کی طرف گامزن ہو جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جماعتی عہدیداران کو عبادت کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکّل صرف اور صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جہاں دعائیں اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان اور توکل بڑھاتی ہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کو کھینچ لاتی ہیں۔ لہٰذا جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں۔ بعض اوقات مجھے جماعتی عہدیداران کے قریبی عزیزوں بلکہ بعض اوقات ان کی بیویوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ بہت سا جماعتی کام کرتے ہیں لیکن وہ فرض نمازیں ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں! ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا کیونکہ کسی بھی جماعتی عہدیدار کی بنیادی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ تمام نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والا ہو اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنے والا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جائے اور اس کا خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک پختہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ہمیں ایسے عہدیداران کی قدر ہے جو اس بات پر یقینِ کامل رکھتے ہیں کہ جماعتی ترقی کا دارومدار دعاؤں پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر اس کی مدد کسی بندے کے شاملِ حال ہو جائے تو کوئی ہستی اسے کامیابی اور فتح حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ اگر کوئی بندہ خدا تعالیٰ کی نصرت سے بے بہرہ ہو تو چاہے وہ کتنا ہی ذہین یا چالاک کیوں نہ ہو ترقی اور کامیابی کسی بھی صورت اس کا مقدر نہیں بن سکتی۔

ایک سچا مومن وہی ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر سچا ایمان اور توکّل رکھتا ہے۔ اور وہی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات پر حقیقی توکل رکھ سکتا ہے جو اس کے سامنے جھکتا ہے اور فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی میں باقاعدہ ہے۔

حضورِ انور نے مجلسِ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کی منظوری میری طرف سے آجائے تو پھر اس کے بعد اس پر عملدرآمد کا مرحلہ آجاتا ہے۔ جہاں تک ملکی عاملہ کا تعلق ہے تو جب کسی کے شعبہ کے متعلق شوریٰ میں تجویز پیش ہو کر مجھ سے منظور ہو جائے تو پھر یہ ان پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا کرنے کے لیے انہیں لازمی طور پر تفصیلی لائحہ عمل طے کرنے ہوں گے، سکیمیں بنانی پڑیں گی اور ان پالیسیوں کو بنیاد بناتے ہوئے مرکز کی طرف سے جو بھی رہنمائی یا ہدایات جاری ہوں گی مرحلہ وار ریجنل اور لوکل جماعتیں سب کو مل کر اس پر عملدرآمد کروانا ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر فرد واحد چاہے وہ نیشنل عاملہ، ریجنل عاملہ یا کسی بھی لوکل عاملہ میں شامل ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے تمام تر کام ایمانداری اور خلوص پر مبنی ہوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اسی سے مدد چاہنے والا ہو۔ یہ وہ گُر ہیں جن سے کامیابی بھی ملتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹنے والا بھی بن جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایسے ممبرانِ مجلسِ شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو جو کسی جماعتی عہدہ پر فائز نہیں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ایک یا دو روز کے لیے مجلسِ شوریٰ کے ممبر نہیں منتخب کیے گئے بلکہ ان کا انتخاب پورے سال کے لیے ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اس بات کا خیال رکھیں کہ جو تجاویز مجلسِ شوریٰ میں پیش ہو کر خلیفۃ المسیح سے منظور ہوئی ہیں ان پر کما حقہ عملدرآمد ہو رہا ہو۔ انہیں اپنی اپنی جماعتوں میں اس بات کی نگرانی کرنی چاہیے کہ مجلسِ شوریٰ میں جو فیصلے کیے گئے تھے آیا ان پر عمل بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر انہیں محسوس ہو کہ اس میں کوئی کمزوری یا سستی کا مظاہرہ ہو رہا ہے تو انہیں اپنے لوکل صدر یا عہدیداران کو آگاہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اگر ایسا ہو کہ لوکل عہدیداران اس کے سدِّ باب کے لیے مناسب اقدامات نہیں اٹھا رہے تو پھر ایمانداری کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے انہیں یہ بات نیشنل امیر کو بھجوانی چاہیے۔ اگر بالفرض نیشنل امیر کی طرف سے بھی کوئی مناسب کارروائی عمل میں نہیں آتی تو انہیں پھر مجھے لکھنا چاہیے اور اپنے تحفظات سے مجھے آگاہ کر دینا چاہیے۔ اس بات کی نگرانی کرنا کہ آیا مجلسِ شوریٰ کی منظور شدہ تجاویز پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں ان کے فرائض میں شامل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی واضح ہو کہ ایسے ممبرانِ شوریٰ جو عہدیدار نہیں ان کو مجلسِ عاملہ کے کاموں میں مداخلت کرنے کا اختیار نہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آپ سب ان اصولوں کو اپناتے ہوئے ایک جذبہ سے کام کریں گے تو آپ دیکھ لیں گے کہ جماعت کے کام بہت تیزی سے ہوتے چلے جائیں گے اور جماعت احمدیہ ترقی کے زینوں کو جلدی جلدی طے کرنے لگے گی۔ انشاء اللہ۔ اور آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر نازل ہو رہی ہوں گی۔ نتیجۃً جماعت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ انشاءاللہ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے MTA اور خاص طور پر حضورِ انور کے خطبۂ جمعہ سے استفادہ کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افرادِ خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہیے۔ بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ ابتدائی طور پر آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت MTA پر اپنی دلچسپی کے پروگرامز دیکھنے کے لیے مخصوص کر لیں۔ مثلاً ایسے دوست جو انگریزی پروگرامز سننا پسند کرتے ہیں ان کے لیے بعض بہت عمدہ انگریزی پروگرامز ہیں جو روزانہ کی بنیادوں پر MTA سے نشر کیے جاتے ہیں۔ انہیں وہ پروگرامز باقاعدگی سے دیکھنے چاہئیں۔

سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر269

مکرم حسام بن غسان النقیب صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم حسام النقیب صاحب کی زبانی ان کے اور ان کے والد صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کا مزید حال بیان کیا جائے گا۔

دجال دنیا میں تباہی پھیلا رہا ہے!

مکرم حسام صاحب بیان کرتے ہیں:

2003ء کی بات ہے کہ میرے والد صاحب ایک سیاحتی مقام پرنگران انجینئر کے طور پر ملازم تھے جہاں پر آنے والے ایک شخص نے گفتگو کے دوران والد صاحب سے کہا کہ اس کے پاس دجال کے بارہ میں ایک نہایت معلوماتی کتاب ہے۔ والد صاحب نے اس سے وہ کتاب مستعار لے لی۔کتاب کا نام تھا:**الدجال یجتاح العالم**۔یعنی دجال دنیا میں تباہی پھیلا رہا ہے اوراسے مکرم محمد منیر ادلبی صاحب نے تالیف کیا تھا اور یہ عجیب اتفاق تھا کہ کتاب کا مؤلف والد صاحب کا وہی دوست تھا جسے انہوں نے ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب میں دیکھ کر پہچان لیا تھا۔

یہ کتاب انہوں نے ایک رات میں ہی پڑھ لی اور بہت پسند کی۔ اس کتاب سے والد صاحب کو کاتب کا ایڈریس اور فون نمبر بھی مل گیا۔ انہوں نے فون کر کے ملاقات کا وقت لے لیا۔والد صاحب نے مجھے ساری تفصیل بتا کر یاد دلایا کہ یہ وہی دوست ہیں جنہیں ہم دونوں نے ایک دفعہ ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔کئی سال گزرنے کے بعد میں تو اس موضوع کو بالکل بھلا بیٹھا تھا۔ اس لئے میں نے کوئی توجہ نہ دی اوراپنی دنیا میں مست رہا۔ تاہم ایک سال قبل میرے اندر بھی یہ تبدیلی ضرور آئی تھی کہ اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ میل ملاپ کے دوران اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ میری منزل اسلام ہے، عیسائیت نہیں۔ لہٰذا میں نے اپنے بعض دوستوں کے ساتھ مساجد میں بعض دروس سے استفادہ بھی شروع کر دیا تھا۔اسی طرح کبھی کبھی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھی چلا جاتا تھا۔میرے اندر یہ تبدیلی دیکھ کر میری والدہ صاحبہ کی وہی حالت تھی جو کئی سال پہلے والد صاحب کے اندر دیکھ کر ہوئی تھی، وہ بہت ناخوش اورغم وغصے سے بھری ہوئی تھیں۔

اَلنَّبأُ العظیم

میرے والد صاحب اپنے مذکورہ قدیمی دوست کی ملاقات کے لئے گئے ، واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں کتابوں کا ایک بھرا ہوا تھیلا تھا۔انہوں نے مجھے ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے کتابیں نکال کر میز پر رکھ دیں اور مجھے کہا کہ میرے دوست نے مجھے یہ کتب دی ہیں۔شاید تمہیں بھی اس میں سے کوئی پسند آ جائے۔میں نے ان کی بات سنی ان سنی کردی کیونکہ مجھے ان کتب میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ والد صاحب نے ایک ایک کر کے ان کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔کئی دن گزرنے کے بعد ایک دن اتفاقاً میں اس میز کے قریب بیٹھا بے دلی سے ان کتب کے عناوین پڑھ رہا تھا کہ ایک کتاب میری توجہ کا مرکز بن گئی،عنوان تھا’’ النبأُ العظیم‘‘۔چونکہ میں نے کچھ عرصہ پہلے ہی اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ سورۃ النبأ حفظ کی تھی اس لئے معاً میرے ذہن میں خیال آیا کہ یہ شاید سورۃ النبأ کی تفسیر ہے۔یہ سوچ کر میں نے کتاب لے لی اور پڑھنا شروع کر دیا۔ اس وقت میں سائنس کالج میں Mathematics پڑھ رہا تھا اورآخری سال کا طالبعلم تھا۔جب میں نے کتاب کا تقریباً تیسرا حصہ پڑھ لیا تو رک کر سوچا کہ سورۃ النبأ کی تفسیر کہاں ہے؟! کیونکہ ابھی تک تو میں نے پرانے مدعیانِ مہدویت کے قصص اورامام مہدی کے آنے کی علامات کا بیان پڑھا تھا، پھر ان چیزوں کا سورۃ النبأ کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ چونکہ کاتب کا اندازِ تحریر اورواقعات وحقائق کے بیان کرنے کا طریقہ اس قدر دلچسپ تھا کہ میں نے کتاب کا مزید مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا۔کتاب کے آخر تک پہنچتے تلک مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ کاتب یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ امام مہدی آ گیا ہے اور وہ سچا ہے لہٰذا اسے مان لینا چاہئے۔

کسوف وخسوف کا غیر معمولی نشان

میں ابھی اس کتاب کا مطالعہ چھوڑنے ہی والا تھا کہ کسوف وخسوف کے نشان پر مشتمل مضمون شروع ہو گیا۔ تمام تفصیل پڑھنے کے بعد میں نے کتاب ایک طرف رکھ دی اور سوچنے لگا کہ اگر یہ دو علامتیں ظہورِ مہدی کی ہیں اور واقعۃً اسی طرح ظہور پذیر ہوگئی ہیں جیسے یہاں لکھا ہے تو پھر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے مہدی ہیں۔ کیونکہ ایک سو سال پہلے کسی شخص کا ان نشانات کے اس طرح دن اور مہینے کی باریک تفاصیل کے ساتھ ظہور ہونے کے بارہ میں جاننا اور پھر اس سے پہلے دعویٰ کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔میں چونکہ Mathematics کا طالبعلم تھا اور کسوف وخسوف کا نشان حسابی کتابی طور پر میرے دماغ میں راسخ ہوگیا۔ میں نے کتاب لی اور اپنے والد صاحب کے پاس جا کر پوچھا کہ یہ جو اس صفحہ پر لکھا ہوا ہے کیا یہ درست ہے؟ کیا یہ حقیقت پر مبنی کلام ہے؟ آپ کو معلوم ہے کہ اس کا کیا مطلب بنتا ہے؟ میرے والد صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ حقیقت ہے اور مجھے بخوبی علم ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ لیکن میرا یہ اطمینان میرے اپنے لئے ہے اورصرف مجھے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔تمہیں چاہئے کہ حقیقت کو خود پرکھ کر قبول کرو۔

میں اپنے کمرے میں آ کر سوچنے لگا کہ شاید میرے والد صاحب کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کتاب ایک ایسے شخص کے بارہ میں بتا رہی ہے جس نے آخری زمانہ میں آ کر تاریخ کو بدل دینا ہے۔ایسا شخص چپ چاپ آ کر کیسے جا سکتا ہے؟ کیا واقعی یہی وہ شخص ہے جسے اللہ نے بھیجا ہے؟ کیا یہی وہ وجود ہے جس کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبریں دی تھیں؟ میں آنے والے دنوں کے بارہ میں سوچنے لگا کہ اگر اس کلام کی صحت ثابت ہوجاتی ہے تو پھر میرا موقف کیا ہوگا اور اگر یہ غلط ثابت ہوتا ہے تو پھر میرے والد صاحب کے سامنے میرا موقف کیا ہونا چاہئے؟ وہ رات میں نے انہیں سوچوں میں گزاری۔ اس موضوع کی اہمیت اور عظمت کے بارہ میں سوچ کر میرا بدن کانپنے لگا اور میں بار بار یہی سوال دہرا رہا تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے یا میرا وہم؟ یہ سچ ہے یا کوئی خواب و خیال کی بات ہے؟ دوسری جانب جب مَیں کسوف وخسوف کی نشانی پر غور کرتا تو وہ اتنی واضح تھی کہ مَیں کسی طور اس کا انکار نہیں کرسکتا تھا۔ بالآخر تنگ آ کر میں نے فیصلہ کیا کہ شاید میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں اس بارہ میں سوچنا چھوڑ دوں اور خود کو اس تکلیف دہ صورتحال سے باہر نکال لوں۔لہٰذا میں نے ایسا ہی کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ اگلے دنوں میں یہ سوچ میرے ذہن پر سوار رہی۔ یہاں تک کہ میں نے کہا کہ کتاب کے اب چند صفحات ہی باقی ہیں مجھے وہ بھی پڑھ لینے چاہئیں تا کہ میں اپنے والد صاحب کو یہ جواب دے سکوں کہ میں نے کتاب تو ساری پڑھ لی ہے لیکن میں خود کو ان موضوعات میں الجھانا نہیں چاہتا۔

علاماتِ مصدقین ومکذبین

جب باقی کتاب پڑھنی شروع کی تو دیکھا کہ اس کے دو ابواب باقی ہیں ایک کا عنوان تھا’’ آیات المصدقین‘‘ اس کے تحت قرآنی آیات درج کی گئی تھیں جن میں کسی بھی سچے دعویدار کے دعویٰ کی تصدیق کرنے والوں کی مدح میں بعض امور بیان کئے گئے تھے۔ یہ باب پڑھ کر مجھے ایسے لگا جیسے میں نے شدید گرمی کے موسم میں نہایت ٹھنڈا اور میٹھا پانی پی لیا ہو۔دوسرے باب کا عنوان تھا’’ آیات المکذبین ‘‘اس کے تحت مبعوث سماوی کا انکار کرنے والوں کے انجام پر مشتمل آیات نقل کی گئی تھیں۔ یہ حصہ پڑھ کر جیسے میرے زخم پھر سے تازہ ہو گئے۔ مجھے خوف لاحق ہونے لگا کہ انکار کر کے کہیں میں ان آیات میں مذکور انجام کو نہ پہنچ جاؤں۔ نیند مجھ سے کوسوں دور تھی۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ اس کلام کی حقیقت جانے بنا مجھے چین نہیں نصیب ہوسکتا۔لہٰذا صبح ہوئی تو میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ مجھے اپنے اس دوست کے پاس لے جائیں کیونکہ میں نے ان سے کچھ سوال کرنے ہیں۔

بیعت کرنے میں کوئی نقصان نہیں

جب ہم مکرم منیر ادلبی صاحب کے گھر پہنچے تو انہوں نے ہمارا بڑی خوش دلی سے استقبال کیا اور مختلف سوالات کے نہایت کافی وشافی جواب دیئے۔نیز امام مہدی کی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ لمبی گفتگو کے بعد میں نے انہیں کہا کہ مجھے کسی حد تک اطمینان تو ہے لیکن اس دعویٰ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے کچھ وقت چاہئے پھر بات ہوگی۔اس موقعہ پر ان کے ساتھ میری بہت دلچسپ گفتگو ہوئی جسے میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔

منیر ادلبی: اگر آپ نے بیعت کی تو کس لئے کریں گے؟ کیا ایسا آپ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہیں کریں گے؟

حسام: کیوں نہیں۔

منیر ادلبی: تو پھر آپ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی بیعت صرف خدا کے رضا کی خاطر ابھی کر لیں۔پھر اگر آپ کی تحقیق کے مطابق مرزا صاحب سچے نکلے تو آپ بیعت کرنے سے خدا کی رضا پا جائیں گے ۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ کی تحقیق کے مطابق مرزا صاحب سچے نہ نکلے تو پھر بھی خدا کی رضا کو ہی حاصل کرنے کے لئے آپ ان کی بیعت سے نکل کر اپنی راہ لینا۔ یوں ہر دو حالتوں میں آپ خدا کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔اور آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

منیر ادلبی صاحب کی یہ بات سن کر میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔لیکن اپنے دل میں یہ بات رکھی کہ میں مرزا صاحب کے تمام دعاوی کے بارہ میں مکمل تحقیق کروں گا اور اگر مجھے کہیں بھی کچھ غلط معلوم ہوا تو فوراً اس راستہ کو چھوڑ دوں گا۔ بہرحال میری بیعت سے والد صاحب بہت خوش ہوئے۔

روحانی خزائن

کچھ عرصہ کے بعد میرے والد صاحب کچھ مزید احمدیوں کو ملنے کے لئے گئے اور مجھے بھی ساتھ لے گئے یہاں میری ملاقات ایک نوجوان احمدی مکرم خالد البراقی صاحب سے ہوئی۔ میں نے ان سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کتب کے بارہ میں پوچھا۔انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس ان کتب کی مجلدات تو نہیں ہیں تاہم ان کی سی ڈی ہے جس میں روحانی خزائن کی جملہ کتب موجود ہیں۔ مَیں نے ان سے سی ڈی لے لی اور گھر میں جا کر ان میں سے عربی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔اگرچہ یہ ایک مشکل کام تھا لیکن جوں جوں میرا مطالعہ بڑھا، میرے ذہن میں دلیل پیش کرنے کا طریق اور مدّ مقابل کے اعتراض کے جواب دینے کے اصول کی بنیادیں قائم ہوتی گئیں۔

اس کے بعد میں بازار سے قرآن کریم، حدیث شریف، تفاسیر اور سیرت وغیرہ کی کتب کی سی ڈیز خرید لایا۔ اور تحقیق کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا۔سب سے پہلے میں نے کتاب’’ النبأ العظیم‘‘ پکڑی اوراس میں آنے والی ہر حدیث اور تفاسیر کا ہر قول اصل کتب سے تلاش کیا اور ہر نص کو چیک کر کے تسلی کی۔ پھر میں نے یہی طریق دیگر کتب کے ساتھ روا رکھا اور ایک کے بعد دوسری کتاب کی اس طرح تحقیق کرتا رہا۔اپنی تسلی کر لینے کے بعد میں نے دوبارہ ان کتب کو پڑھنے کا فیصلہ کیا۔اور تقریباً **تین ماہ کے عرصہ میں میں نے اپنے پاس موجود جملہ عربی کتب کا مطالعہ کرلیا**۔جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ میں علی وجہ البصیرت جان چکا تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں اور آپ کے ذریعہ ہی ایک آسمانی حربے سے قتلِ دجال وقتلِ خنزیر کا کام ہوگا۔سب کچھ واضح ہونے کے بعد اب میرے سامنے کوئی روک باقی نہ رہی تھی لہٰذا میں نے اب دل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بیعت کر لی۔

عربی کتب کو کمپیوٹر پر لکھنے کا کام

بیعت کے بعد میں نے اپنے بعض خاص دوستوں کو احمدیت کے بارہ میں کسی قدر بتایا۔ اسی بنا پر ایک روز میرے ایک دوست نے مجھے ایک موٹی سی جلد والی قدیم کتاب ارسال کی اور کہا کہ یہ میرے دادا جان کی کتاب ہے جو احمدیوں کے بارہ میں ہے۔اسے پڑھ کر مجھے واپس کر دیں۔ جب میں نے یہ کتاب کھولی تو دیکھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتب پر مشتمل ہے۔جس میں حمامۃ البشریٰ، منن الرحمٰن، الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ، تحفہ بغداد، اتمام الحجۃ ،اور حقیقۃ المہدی شامل تھیں۔

میرے لئے یہ بات بھی کسی نشان سے کم نہ تھی کہ اس قادر خدا نے کیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ خزانے مختلف اشخاص کے ذریعہ مجھ تک پہنچا دیئے۔ میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے والد صاحب سے مل کر اس جلد کو کمپیوٹر پر لکھنے کا کام شروع کر دیا۔ہم نے دن رات ایک کر کے نہ صرف اس مجلد کو بلکہ روحانی خزائن کی جملہ عربی کتب کو کمپیوٹر پر لکھ ڈالا۔ اس کام میں ہمیں پورا ایک سال لگ گیا۔اسکے بعد ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب وتحریرات میں مشکل الفاظ کے معانی تلاش کر کے حواشی میں لکھنے شروع کئے۔ جب ہم یہ کام کر چکے تو ہمیں پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو کمپیوٹر پر لکھنے کا کام پہلے سے ہو چکا ہے۔ گو ہمیں اس بات کا دکھ ہوا کہ ساری محنت ضائع گئی لیکن اس کام کا ہمیں ذاتی طور پر بہت فائدہ ہوا کیونکہ اسی بہانے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ عربی کتب کے گہرے مطالعہ کا موقعہ مل گیا۔

(باقی آئندہ)

رَحمَۃٌ لِلعَالَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 3

نسلِ انسانی کیلئے رحمت

میرے دل میں خیال گزرا کہ جس طرح یہ آواز انسانیت کیلئے رحمت ثابت ہوئی ہے کیا انسانوں کیلئے بھی رحمت ہے؟ کیا انسان جسمانی لحاظ سے بھی اس سے کوئی نفع حاصل کرتا ہے اوراس کا محتاج ہے؟ میں اِسی خیال میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں اوررات اور دن اسی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔ اور میں نے کچھ اَورکو دیکھا کہ سخت سردی میں سرد پانیوں میں کھڑے ہوکر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں۔اورایک اَور جماعت کومیں نے گرمی میں بڑے بڑے الاؤ جلاکر ان میں بیٹھے ہوئے یادِمحبوب میں ہوش وحواس سے گم پایا۔اور بعض کومیں نے دیکھا کہ انہوں نے عہد کرلیا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے اورعورت خاوند کا اورمرد بیوی کا منہ نہ دیکھے گا۔ اور بعض نے کہا کہ وہ اچھی چیزیں نہیں کھائیں گے بلکہ ہرسال اپنی مرغوب اشیاء میں سے بعض کوترک کرتے چلے جائیں گے۔میں نے ان لوگوں کو اس حال میں دیکھا اورمیرا دل تردّد میں پڑگیا۔ایک طرف اُن کی شاندارقربانی مجھے اُن کی قدردانی پرمائل کرتی تھی اوردوسری طرف میرادل سوال کرتا تھا کہ کیا خدا تعالیٰ نے تمام حسن اورخوبی اِس لئے پیدا کی ہے کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اوراسے ترک کیا جائے؟ اورکیا اِس سے خود اللہ تعالیٰ پراعتراض نہیں آتا کہ اس نے سب کچھ سلبی فائدہ کیلئے پیدا کیا ہے اورحقیقی فائدے کیلئے کچھ بھی نہیں؟ میں اسی فکر میں تھا کہ میں نے پھر وہی آواز بلند ہوتی ہوئی سنی۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے اس آواز کے مالک کی نگاہ دلوں کی گہرائیوں تک پہنچتی ہے اورانسانی فطرت کی گہرائیاں اس پرروشن ہوجاتی ہیں۔ یا جیسے کوئی دلوں کی واقف اورانسانی خواہشات سے آگاہ ہستی سب کچھ دیکھ کراسے بتاتی جاتی ہے۔ اور میں نے اس آواز کوجس کی شیرینی کوکوئی شیرینی نہیں پہنچ سکتی اورجس کی دلکشی کے بالمقابل دنیا کے سارے راگ بے لطف نظر آتے ہیں ،یہ کہتے ہوئے سنا کہ نادانو! تمہارے ظاہری تقدس تمہارے کام نہیں آسکتے۔تقدس یہ نہیں کہ تم اپنے جسم کوتکلیف دو۔تقدس یہ ہے کہ تمہارے دل صاف ہوں ۔اوربہادر وہ نہیں جومخالفت سے خائف ہوکر بھاگ جائے۔ بہادر وہ ہے جومخالفت کے میدان میں کھڑا ہوکر دشمن کی بات تسلیم نہ کرے۔خدانے جس چیز کوپاک بنایا ہے اُس سے گناہ پیدا نہیں ہوسکتا۔گناہ توخدا کے بتائے ہوئے حدود کوتوڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔اوراے نادانو! کیا تم یہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ نے صرف تم پر اپنے ہی حق تومقرر نہیں کیئے۔جب اس نے تم کومدنی الطبع بنایا ہے تو اُس نے تم پراپنے دوستوں کے بھی اوراپنے ہمسایوں کے بھی اوراپنی قوم کے بھی بلکہ اپنے نفس کے بھی حق رکھے ہیں۔تم ان سب حقوق کوچھوڑ کراگر رہبانیت کی زندگی بسر کرتے ہوتوتم ایک نیکی کے ارادے سے دس بدیوں کے مرتکب ہوتے ہواورگناہ کی دلدل سے نکلنے کی بجائے اس میں اَوربھی پھنس جاتے ہو۔تمہارا شادیاں نہ کرنا تم میں عفّت نہیں پیدا کرتا۔اگرنسلِ انسانی کے فنا کا ہی نام نیکی ہوتا توخدا تعالیٰ انسان کوپیدا ہی کیوں کرتا؟ کیا تم اِس کام میں نقص نکالتے ہوجوخدا تعالیٰ نے کیا؟ اوراس کی پیدائش میں تغیر کرتے ہو۔یادرکھو کہ نیکی یہ نہیں کہ تم نفس کوبلاوجہ دکھ دو۔اوردروازوں کی موجودگی میں دیواریں پھاند کرآؤ۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کواُس کی بتائی ہوئی حدبندیوں کے اندر استعمال کروتا تمہارے اندرصالح خون پیدا ہواورتم نیک اعمال پرقادر ہوجاؤ۔

میں نے دیکھا یہ بات اس قدرخوبصورت اوریہ نصیحت ایسی پاکیزہ تھی کہ انسانوں کے مرجھائے ہوئے چہروں پررونق آگئی اوروہ وحشت زدہ مخلوق جواپنے سایوں سے بھی ڈرکر بھاگتی تھی اس نے پھر انسانیت کا جامہ پہن لیا اورخدا کی بنائی ہوئی خوبصورتی کوایک نئی نگہ سے دیکھنا شروع کیا۔وہ جوہرشے کواپنا دشمن سمجھتے تھے اورہرحُسن میں شیطان کا ہاتھ پوشیدہ دیکھتے تھے اوردنیا کودشمنوں سے گھِرا ہوا خیال کرتے تھے اوراپنے آپ کوتنِ تنہا سمجھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے پھرتے تھے۔میں نے دیکھا اُن کے چہروں سے اطمینان ظاہر ہونے لگا۔بجائے ہرچیز کوزہرخیال کرنے کے تریاق کی خوبیاں بھی انھیں نظر آنے لگیں۔اوربجائے اپنے آپ کودشمنوں میں گھِرا ہوا محسوس کرنے کے وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرقدم پر ان کے مددگار پیدا کیے ہیں اورہرپڑاؤ پرانکی رہنمائی کے لیے علامتیں لگائی ہیں۔تب انھوں نے اپنی جلدبازیوں پرندامت کا اظہار کیا اوراپنی بےوقوفیوں پرافسوس کا۔اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے کہ اُس نے دنیا کوہمارے دشمنوں سے نہیں بھرا بلکہ دوستوں سے معمور کیا ہے۔ اورشکروامتنان کے جذبہ سے متاثرہوکراپنے مربی اوراپنے ہادی کے آگے سجدہ میں گرگئے۔میرے دل سے اِس پرپھر ایک آہ نکلی اورمیں نے کہا کہ یہ آوازنسلِ انسانی کے لیے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

(باقی آئندہ)

مصالح العرب جلد اوّل ودوم

اور صلحاء العرب وابدال الشام جلد اوّل کی اشاعت

اللہ تعالیٰ کے فضل اوررحم کے ساتھ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کا تحریر کردہ ایک نہایت دلچسپ، معلوماتی اور ایمان افروز سلسلہ مضامین ’مصالح العرب‘ کے عنوان سے شائع ہورہا ہے جس میں عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اورخلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ ہوتا ہے۔ اب تک اس کی 265 سے زائد اقساط شائع ہوچکی ہیں اور یہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہونے والا طویل ترین سلسلۂ مضامین ہے۔

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے اس کا ایک انتخاب تین جلدوں میں مرتب کیا ہے جسے اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے شائع کیا ہے۔

مصالح العرب جلد اوّل اور دوم میں عربوں میں جماعت احمدیہ کے نفوذ کی تاریخ کا تذکرہ ہے اور صلحاء العرب و ابدال الشام جلد اوّل میں اہل عرب میں سے احمدیت قبول کرنے والے مخلصین کے حالات زندگی کا ایمان افروز تذکرہ ہے۔ یہ کتب وکالت اشاعت لندن سے دستیاب ہیں۔ امراء ممالک سے درخواست ہے کہ وہ ان کتب کے حصول کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن کوبھجوائیں۔

ان کتب کی افادیت اوراہمیت بیان کرنے کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایک خصوصی پیغام عطا فرمایا جو ان کتب کی زینت ہے۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ مکتوب گرامی ہدیۂ قارئین ہے۔

کتاب ’مصالح العرب‘ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کے نام اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا:

’’آپ نے اطلاع دی ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کی عرب ممالک میں تاریخ وواقعات جوآپ کے تحریر کردہ ہیں اور الفضل میں شائع ہورہے ہیں، کو کتابی شکل میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے معلوماتی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنائے۔آمین

مَیں تو پورا ہفتہ الفضل انٹرنیشنل کا خاص طور پر آپ کے مضمون کی وجہ سے انتظار کرتا ہوں۔ خلافت ثانیہ کے دور کے تاریخی اور ایمان افروز واقعات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیغامات اور ابتدائی مبلغین جن کے ذریعہ بعض عرب ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچا اورسعید روحوں کواحمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، یہ سب تو ایمان افروز اور دل کو جلا بخشنے والے ہیں ہی لیکن اِس دَور میں جس طرح عرب ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہورہا ہے اورجس ایمانی حرارت کا نئے شامل ہونے والے مظاہرہ کررہے ہیں، کن کن مشکلات سے گزر رہے ہیں وہ بھی پڑھنے والے پرانے احمدیوں کواپنے جائزے لینے پرمجبور کرتا ہے اورنئے آنے والوں کوحوصلہ اورجرأت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کواس کام کی بے انتہا جزاء دے کہ اپنے تمام علمی کام کے ساتھ اس ایمان افروز تاریخ کوبھی محفوظ کررہے ہیں اورپھران واقعات کے بیان کے دوران کسی علمی یا عقیدے کے مسئلہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں آپ کا بیان علمی، تفسیری اورعقیدے کے مسائل بھی حل کردیتا ہے اوراسی طرح غیروں کی بدعقیدگی اور بدعات کی وضاحت بھی ہوجاتی ہے اوریوں ایک احمدی کوحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کا مزید ادراک ہوجاتا ہے بلکہ ہرسعید فطرت کوہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کواس کام کی بہترین جزاء دے اور پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔آمین‘‘۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
قانونی مشاورت برائے اسائلم
- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals
- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

جائیداد برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسطی علاقہ بالمقابل ایوان محمود، جائیداد (مکان اوردکانیں) برائے فروخت ہے۔ (ڈیلر حضرات سے معذرت)
رابطہ: انس احمد۔ حال لندن
فون: +44-7917275766

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔

دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پورا ہونے کی دلیل ہے۔

یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی ضرورت و اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ اور افراد جماعت کو اہم نصائح۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 اکتوبر 2013ء بمطابق 04 اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الہدیٰ، سڈنی، آسٹریلیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی، جب پہلا جلسہ آج سے 123 سال پہلے منعقد ہوا تھا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتے ہیں جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے، کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282-281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ: 4) کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ ’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے‘‘ صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لئے یہ جلسوں کے انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہیں۔ کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا، آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ دنیا کے اس برّ اعظم میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اس براعظم کے اور اس ملک کے بڑے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو وہاں سے ہزاروں میل دور ہے اور ہزاروں مرد و خواتین اور بچے اس میں شامل ہیں۔ اور یہی جلسہ تقریباً ایک مہینہ پہلے بڑی شان کے ساتھ دنیا کے اُس ملک کے دارالحکومت میں منعقد ہوا جس نے ایک لمبا عرصہ ہندوستان پر حکومت کی اور جس کے بعض افسران اور پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمے بھی کروائے۔ آپ علیہ السلام کو عدالتوں میں بھی کھینچا۔ لیکن آج اُس ملک کی حکومت کے افسران اور لیڈر حتی کہ اُس ملک کے پادری بھی اس اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی قوموں اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کا پیغام ہے۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اسی طرح امریکہ جو دنیا کی بڑی طاقت سمجھی جاتی ہے، اُس کے اربابِ حکومت بھی ہمارے جلسہ میں آ کر، یا اپنے پیغام کے ذریعہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کے حقیقی پیغام کا ہمیں جماعت احمدیہ سے پتہ چلا ہے۔

پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے، اسلام کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے، اسلام کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس اس زمانے میں جب غیر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلام کی خوبصورتی کا اقرار کرتے ہیں، جو حقیقی اسلام ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہے تو کیا ایک احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور

خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ بھائی چارے میں ایک مثال قائم کرو۔ انکسار اور عاجزی پیدا کرو۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پید کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 363 اشتہار نمبر 117 التوائے جلسہ 17 دسمبر 1893ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ایک احمدی کے کرنے کے بہت بڑے کام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

پس ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں اور مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب احمدی ہونے کے بعد ان باتوں اور ان چیزوں اور اُن توقعات کی تلاش کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ یہ جلسہ کے تین دن کیونکہ اجتماعی طور پر روحانی ماحول کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تلاش کر کے اور یہاں کے پروگراموں سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں ایک حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

اِس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔

جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوّت وطاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوّتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں''۔ نفسِ امّارہ نفس کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جو بار بار بدی کی طرف لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی بجائے شیطان نے جو دنیا میں بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے، اُس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ برائیوں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ فرمایا کہ یہی انسان کا شیطان ہے جو تمہیں ہر وقت بہکاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ انسانی قوتیں جو انسان کو ورغلاتی رہتی ہیں، ''اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی''۔ فرمایا کہ ''علم وعقل ہی بُرے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں''۔ بعض انسانوں کو اپنے علم پر اور اپنی عقل پر بڑا ناز ہوتا ہے اور یہ ناز ہی اُن کو شیطان بنا دیتا ہے اور یہی علم اور عقل ہی شیطان بن جاتا ہے۔ ''متقی کا کام کو اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قُویٰ کی تعدیل کرنا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اپنی ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں ٹھیک کرنا ہوگا، صحیح موقعوں پر اور انصاف کے ساتھ استعمال کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ تقویٰ ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی رُو بہ دنیا تھے، اُن تمام آفات سے نجات پاویں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس بیعت میں آ کر بھی اگر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے بیعت کی گئی ہے۔

پھر ایک جگہ تقویٰ کی وضاحت فرماتے ہوئے، ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (المآئدۃ: 28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اُس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔'' اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ''جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (الرعد: 32)۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیّتِ دعا کے لئے ایک غیر مُنفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے؟ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک اُن میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیّت دعا کا سُرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو ہر وقت اپنے قویٰ سے کام لینا چاہئے۔ فرمایا کہ: ''غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔'' فرمایا: ''مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوّت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور صفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قُویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا''۔ یعنی فلاں لوگوں کو ملنا ہے اور ہمیں نہیں مل سکتا، ایسی کوئی فہرست نہیں ہے۔ فرمایا: ''خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی بھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی ایک مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234-233۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ: ''نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ اُلوہیّت اور عبودیّت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے''۔ اللہ تعالیٰ اور بندے میں اسی قسم کا تعلق ہے۔ ''جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو اُلوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے''۔ رونے اور آہ وزاری کو چاہتا ہے۔ ''اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید رونے دھونے سے اور دعاؤں سے کچھ نہیں ملتا۔ اور آجکل دہریت نے نوجوانوں میں بھی اور بعض لوگوں میں بھی اس قسم کے خیالات بڑے زور شور سے پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت وتصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے''۔ یہ سچی توبہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں، اُن کی پابندی کرنی ہوگی۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست''

کہ یہ عاشق کیسا ہے کہ یار نے اُس کے حال کو دیکھا تک نہیں۔ اے دوست! درد ہی نہیں ہے ورنہ طبیب تو حاضر ہے۔ تمہارے اندر ہی وہ درد پیدا نہیں ہو رہا ورنہ علاج کے لئے اللہ تعالیٰ تو حاضر ہے۔

فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل وبرکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر عاجزی اور انکساری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب وپندار غضب سے پیدا ہوتا ہے'' غرور وتکبر غضب سے پیدا ہوتا ہے ''اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب وپندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔'' یعنی غصہ بھی تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور تکبر اور نخوت کی وجہ سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: ''کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔'' انسان اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ ''مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں''۔ یعنی کسی کو اپنے آپ سے کم سمجھیں ''خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے''۔ اگر یہ حقارت دل میں رکھی تو جس طرح ایک بیج بویا جاتا ہے اور بڑھتا ہوا پودا بن جاتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے، اسی طرح یہ حقارت بڑھے گی اور جب یہ حقارت بڑھے گی تو انسان کو ہلاک کر دے گی۔ فرمایا کہ: ''بعض آدمی

بڑوں کومل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں''۔ بڑوں کو ملے، بڑے ادب سے پیش آئے، بڑی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ ''لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (الحجرات: 12) کہ تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے''۔ اُن لوگوں کا ہے جو دین بھولنے والے ہیں اور دور ہٹنے والے ہیں۔ ''جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے''۔ ہیں تو ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے، جب وہی اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سب کو ملنے ہیں تو کیا پتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس پر زیادہ ہونے ہیں۔ ''مکرّم ومعظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متّقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات:14)۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 23-22۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت اور محبّت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزّت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے''۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ ''اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو''۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی لڑائی تو نہیں، اللہ تعالیٰ سے سچی صلح یہی ہے کہ اُس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور اُس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے، اُس کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ''اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے''۔ کوشش کرو گے ''تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو'' جڑی بوٹیوں کو'' اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں، ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑ ہارا ان کو کاٹ کر اپنے تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتیں ہیں۔ پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پُرس ہوتی ہے''۔ ایک انسان مارا جاتا ہے تو باز پرس ہوتی ہے، قانون پوچھتا ہے، لیکن جانور ذبح ہوتے ہیں، کوئی رحم نہیں کرتا۔ ''سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے، کیونکہ کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ ...... یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 175-174۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر جماعت کو اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی اُن پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں''۔ اور یہی ایک سبق ہے جو ہم دنیا کو دیتے ہیں کہ یہ معیار ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا، اور دنیا پھر اس کو پسند کرتی ہے۔ لیکن ہمارے عملی نمونے بھی ایسے ہونے چاہئیں۔

فرمایا: ''انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ اَمّارہ، لوّامہ، مُطمئِنّہ۔ اَمّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا'' جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا'' اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے''۔ دل بار بار اُس کو ملامت کرتا ہے کہ میں نے برائی کی۔ فرماتے ہیں کہ: ''مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتّے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتّے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟'' اُس کتّے کو۔ ''اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا، مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اُس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خُلق مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ اُن کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزّت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپؐ کی عزّت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوّامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کرلیتا ہے۔ روزمرّہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے۔ جس قدر اس سے اعراض کرو گے، اسی قدر اُس سے عزت بچا لو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلّت خرید لو گے۔ نفسِ مُطمئنّہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلّی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے اور وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 64۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہی نئی زمین اور آسمان پیدا کرنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو تو جہاں ہم اپنے تعلقات میں، محبت اور پیار میں بڑھنے والے ہوں گے وہاں تبلیغ کے بھی کئی راستے کھولنے والے ہوں گے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی اور جھگڑا شروع کر دیتے ہیں اور جلسوں پر بھی ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اور یہ سب باتیں جلسہ کے تقدس کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔ یہاں سے بھی مجھے شکایتیں آتی رہی ہیں کہ باہر نکلے، پارکنگ میں گئے، لڑائیاں ہوگئیں، پرانے جھگڑے تھے، خاندانی جھگڑے تھے یا کاروباری جھگڑے تھے اُس پر لڑائیاں ہوگئیں اور ایک جلسہ کا جو تقدس تھا، جو ماحول تھا اُس کو خراب کر دیا۔ یا نکلتے ہی بھول گئے کہ ہم کیا کرنے آئے تھے اور کیا کر کے جا رہے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کی تلقین نہیں فرمائی ہے کہ غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کرو بلکہ آپس میں بھی قرآنِ کریم فرماتا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) کہ رحم اور محبت کو اپنے آپ میں بھی رائج کرو اور پہلے سے بڑھ کر کرو، دوسروں سے بڑھ کر کرو۔ اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی گئی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

پھر وہ لوگ جو آپ کی جماعت میں شامل ہو کر آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کو بشارت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران:56) یہ تسلّی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا''۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔ ''مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وُہ لوگ ہوسکتے ہیں جو امّارہ کے درجے میں پڑے ہوئے فسق وفجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے، تو یاد رکھو اور دل سے سن لو مَیں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پروا تھی۔ مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان کر کے سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک منکرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اُس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنّہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 65-64۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوّت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ردّ نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیّت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی نہیں بننا چاہتا تو یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔ مَیں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑ ہا مسلمان جو رُوئے زمین کے مختلف حِصَص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر و اکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں! یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے۔ کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے‘‘۔ اچھے اخلاق دکھاؤ تو یہی کرامت بن جاتی ہے۔ ’’انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔ نہ تلوار کو دیکھا۔ بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچّائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر آپ کے عمل تعلیم کے مطابق ہوں گے، اگر ہمارا ہر قول و فعل قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہو گا، اُس طرح ہو گا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں تو ایک تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے گا۔ صرف پاکستانیوں کی یا چند فجین (Fijian) لوگوں کی یہاں تعداد بڑھنے سے احمدیت نہیں پھیلے گی۔ مقامی لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے بھی اپنے عملوں کو ایسا بنانا ہو گا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف پیدا ہو اور یہ بھی ایک جلسہ کا بہت بڑا مقصد ہے۔

پس یہ تقویٰ میں ترقی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ سے تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ، یہی باتیں ہیں جو افرادِ جماعت کو انفرادی طور پر بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی اور من حیث الجماعت، جماعت کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ جماعت کی ترقی میں ہر اُس شخص کو شامل کریں گی جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جلسہ کے اس ماحول میں ان دنوں میں اپنے جائزے لیں۔ ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک ان نصائح اور توقعات پر پورا اُترنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں اور کوشش بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے کہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کریں کہ اُس نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دے کر ہماری اصلاح کا ایک اور موقع عطا فرمایا ہے۔ دعا کریں ہم اُن لوگوں میں شامل نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ اُن میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ان دنوں سے بھرپور فیض اُٹھانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا جنازہ ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں اور محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 30؍ستمبر کو 95 سال کی عمر میں میری لینڈ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور میری خالہ تھیں۔ گویا حضرت خلیفہ اول سے لے کر اب تک خلفاء سے ان کا رشتہ تھا۔ پہلے بھی ان کا میرے سے بڑا پیار کا تعلق رہا۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے امیر مقامی اور ناظرِ اعلیٰ بنایا تو اُس وقت پیار کے ساتھ احترام بھی شامل ہو گیا اور خلافت کے بعد تو اس تعلق میں ایک عجیب طرح کا رنگ آ گیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ناصرات جو احمدی بچیاں ہیں، اُن پر بھی ان کا ایک اس لحاظ سے احسان ہے جو تاریخ احمدیت میں درج بھی ہے کہ 1939ء میں احمدی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا، جس کی پہلی صدر یا نگران محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تھیں اور سیکرٹری صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ تھیں اور اس کی تحریک بھی انہی نے کی تھی۔ آپ کہتی ہیں جب مَیں دینیات کلاس میں پڑھتی تھی تو میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ جس طرح خواتین کی تعلیم کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے، اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی کوئی مجلس ہونی چاہئے۔ چنانچہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی بیگم صاحبہ اور محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور اسی طرح اپنی کلاس کی بعض اور بہنوں سے خواہش کا اظہار کیا اور ہم نے مل کر لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی منظوری سے ناصرات الاحمدیہ رکھا گیا۔ بلکہ یہ مجلس ہی تھی یا کوئی اجلاس ہو رہا تھا کہ خلیفۃ المسیح الثانی وہاں سے گزرے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ نوجوان لجنہ یا اس طرح کا کوئی لفظ استعمال کیا تھا، کی کوئی تنظیم ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو بہرحال پھر ان کے جو استاد تھے، اُن کی تحریک پر اجازت لی اور پھر باقاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ناصرات الاحمدیہ نام تجویز کیا اور یہ مجلس بنی۔ ہر ایک کا ان کے بارے میں یہی خیال اور تبصرہ ہے کہ انتہائی سادہ مزاج اور غریب نواز تھیں۔ مہمان نوازی کی صفت بہت نمایاں تھی۔ خصوصاً جلسہ کے دنوں میں اپنا سارا گھر مہمانوں کے لئے دے دیا کرتی تھیں اور ایک سٹور میں سارا خاندان اکٹھا ہو جاتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ سٹور بھی نہیں، مہمانوں کے سپرد سارا گھر ہوتا تھا اور آپ گھر والے باہر ٹینٹ لگا کر رہتے تھے۔ مہمانوں کی بہت ہی زیادہ خاطر مدارت کرتی تھیں۔ اور یہ ان میں غیر معمولی صفت تھی۔ امیر و غریب سب کے لئے برابر مہمان نوازی تھی۔ بہت غریب پرور تھیں۔ غریبوں کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔ نہایت خندہ پیشانی سے ان سے پیش آتیں۔ ان کے جو بچے جو انہوں نے پالے، اُن میں سے کئی کے یہی بیان ہیں کہ ہمیں بیٹے یا بیٹی کی طرح رکھا۔ اچھے سکولوں میں تعلیم دلوائی، گھر میں اچھی طرح رکھا، کپڑے اچھے پہنائے اور اُن کی خوراک وغیرہ کا خیال رکھا۔ کئی یتیم بچیوں کی شادیوں کا انتظام آپ نے کیا۔ اور بہرحال مَیں نے تو ان جیسا غریب پرور کوئی کم ہی دیکھا ہے۔ گھر میں اگر کسی یتیم یا غریب کی پرورش کی ذمہ داری لی ہے تو پھر اپنے بچوں کی طرح اُنہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچے تین بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور۔ سارے امریکہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اپنی والدہ اور والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیر مسلموں سے خطابات ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا انشاء اللہ آپ لوگوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا اور اسی مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرامز دیکھنے چاہئیں۔ جب ہماری جماعت کے مبلغین اور علماء خلیفۃ المسیح کے پروگراموں کو دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ ان کے پاس علم بھی ہے اور ان کی ایک لمبی ٹریننگ اس لحاظ سے ہوئی ہوتی ہے وہ بھی اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ان خطبات، تقاریر اور مجالس وغیرہ میں ایسے نِکات بیان ہوتے ہیں جن سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے یا کم از کم دوہرائی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس صورت میں کہ یہ پروگرامز علماء کے لیے فائدہ کا موجب بنتے ہیں تو اس میں تو شک ہی نہیں رہتا کہ ایک عام احمدی کے لیے یہ مجالس کس قدر فائدہ مند ثابت ہوتی ہوں گی۔ پھر ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ چاہے کسی کو نئے علمی نکات ملیں یا اس کی دوہرائی ہو رہی ہو، ہر دو صورتوں میں ان باتوں کے سننے سے اس کی توجہ ان باتوں پر عمل کرنے کی طرف ہو جائے گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایک اور ضروری بات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے عقیدے اور عمل میں یک رنگی اور استقلال ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ جن باتوں پر ہم ایمان رکھتے ہیں ہمیں اپنے عمل سے ان کا نمونہ بھی دینا ہو گا۔ اور اس بارے میں مَیں بارہا توجہ دلا چکا ہوں، بلکہ میرے گزشتہ دو خطباتِ جمعہ کا یہی مضمون تھا۔ یاد رکھیں ہم تب ہی اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثالی نمونہ قائم کر سکتے ہیں جب ہمارا قول اور ہمارا فعل ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہوں، ہمارا عمل ہمارے عقائد کی عکاسی کرتا ہو۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم کامیابی سے ہمکنار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کرنے والے بن سکتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے اختتام پر فرمایا کہ آخر میں مَیں ایک نہایت اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ ہر دم اپنے لیے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ دعا کے بغیر ہم نہ تو اپنی نسلوں کی تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آج جو باتیں میں نے آپ لوگوں سے کی ہیں وہ آپ کو ان کی حقیقت سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا سے اس تقریب کا اختتام فرمایا۔

☆......☆......☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

بقیہ: رپورٹ دورہ سنگاپور از صفحہ 20

= سابق وزیر خزانہ پاکستان شاہد جاوید برکی (موصوف اس وقت ورلڈ بنک میں وائس پریذیڈنٹ ہیں)۔

= پروفیسر ریاض حسن (Flinders University سنگاپور)۔

= Mr. Harbans Singh پولیس انسپکٹر۔

= Mr. Johnson Paul سینئر ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف ساؤتھ ایشین سٹڈیز۔

= اس کے علاوہ ریڈ کراس اور مختلف آرگنائزیشنز اور چیریٹیز کے نمائندے، ہندو آرگنائزیشن اور دیگر تنظیموں کے افراد، اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

اس تقریب کے حوالہ سے سنگاپور حکومت کے سرکردہ حکام کی طرف سے جوابی خطوط اور پیغامات بھی موصول ہوئے۔

صدر مملکت سنگاپور Hon. Tony Tan Keng Yam کی طرف سے خط موصول ہوا۔ موصوف نے لکھا کہ وہ اس تقریب، سمپوزیم کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ درج ذیل وزراء نے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا:

= منسٹر فار ڈیفنس (وزیر دفاع) آنریبل ڈاکٹر NG. Eng Hen۔

= منسٹر فار کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن آنریبل ڈاکٹر یعقوب ابراہیم۔

= منسٹر ’’پرائم منسٹر آفس‘‘، سیکنڈ منسٹر فار ہوم افیئرز اینڈ ٹریڈ اینڈ انڈسٹری Hon. S. Iswaran۔

= ڈپٹی پرائم منسٹر و منسٹر فار فنانس Hon. Tharman Ihanmuga Ratnam۔

= سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon. Masagos Zulkifli۔

= سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon. Ms Indranee Rajan۔

= منسٹر آف سٹیٹ Hon. Dr. Amy Khor۔

علاوہ ازیں مختلف محکموں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد نے بھی اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس تقریب کا اختتام رات دس بجے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے دس بجے مسجد طٰہٰ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج کی اس تقریب کے بارہ میں مختلف مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا ہے:

= Mr. Ida Rosyidah Abdurrohim جو Indonesian Mosque Council's Moslimah Talent Department کے ہیڈ ہیں۔ سٹیٹ اسلامک یونیورسٹی جکارتہ میں لیکچرر ہیں اور اسی یونیورسٹی میں Women Study Center کے ہیڈ ہیں، نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

’’وہ حضور انور کے خطاب سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ جماعت کو چاہئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم و فنون ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح عالمی ناانصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے سب کی رہنما جماعت بنے کیونکہ آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے‘‘۔

= Mrs. Evi Soria Inayati۔ موصوفہ The National Board of Nasyiatul Aisyah کی چیئر وومین رہ چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب نہایت دلچسپ اور مؤثر تھا۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ اس خطاب سے بالخصوص اسلامی دنیا میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

= Mr. Elga Saparung جو Yogyakarta میں انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں اُن تمام پہلوؤں کو چھوا ہے جن کا آجکل دنیا کو سامنا ہے مثلاً مختلف ثقافتوں کا ملاپ، تعلیم، امن اور اقتصادیات وغیرہ۔

= Mr. Asep Rizal جو تاسک ملایا میں Youth Movement کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور انور کا خطاب تمام انڈونیشین لوگوں تک پہنچنا چاہئے تا کہ وہ امن اور ہم آہنگی پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

= Mr. Kunto Sofianto جو Ph.D. ہیں اور انڈونیشیا میں Padjadjaran یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے چہرہ پر اخلاص کا نُور ہے۔ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ حضور سے خود ملیں اور حضور کی باتیں سنیں تا کہ اُن کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو اسلام کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

= ملائشیا سے آنے والے ایک مہمان Dr. Bernard Maraat نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے اس ایڈریس نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمارے اس ریجن میں اس ایڈریس کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مجھے امید ہے اور میری خواہش ہے کہ اس جیسا پروگرام ملائشیا میں بھی ہو۔

= Mr. Wahyu Iryana جو اسلامک یونیورسٹی بانڈونگ انڈونیشیا میں لیکچرار ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے آج جو خطاب فرمایا ہے مَیں اس خطاب سے پوری طرح متفق ہوں اور حضور کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ حضور نے یہ درست فرمایا ہے کہ بہتر زندگی کے قیام کے لئے، امّت کے اتحاد اور باہمی برداشت کے لئے امن کا قیام ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

= سنگاپور سے ہندو ایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے خطاب نے بہت متأثر کیا ہے۔ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک بہت ہی خوشی کا موقع تھا۔ ہم قیام امن کے حوالہ سے اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے پر حضور انور کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔

= Miss Yuniata نے جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کی سیکرٹری ہیں، نے کہا کہ مَیں آج اس پروگرام میں شریک ہو کر بہت متأثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو انسانیت، انصاف اور امن کے قیام کو فوقیت دیتا ہے۔

= Dr. Maria Ulfah Anshor جو انڈونیشیا کمیشن فار چائلڈ پروٹیکشن اور نوجوان لڑکیوں کی تنظیم کی چیئر پرسن ہیں اور ایک کالج میں لیکچرار ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہ چکی ہیں، نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متأثر کُن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں عصر حاضر کے مسائل اور ان کا جو حل بیان فرمایا ہے اُس نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور مشکل ترین حالات میں جماعت احمدیہ کا جو ردّعمل ہے، وہ بہت قابل تعریف ہے۔

= Mr. Pitoyo جو انڈونیشین اخبار Tribune Jabar کے جرنلسٹ ہیں اور احمدیت کے موضوع پر Ph.D. کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کے اظہار میں کہا کہ حضور انور کی تمام تر تقریر اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ حضور انور نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے گہرا اثر کیا ہے۔ مَیں ان سب امور سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔

= Mr. Firman Prianto جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کے کوآرڈینیٹر ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جماعت کی انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے نمائش دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ مَیں تمام باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور حضور کے خیال سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ مذہب کے اختلاف کے باوجود ہم انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

= برطانیہ کے ایک انگریز نوجوان جو سنگاپور میں گزشتہ 27 سال سے مقیم ہیں اور یہاں مسلمانوں کی ایک کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں، وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب مَیں نے اس پروگرام میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو میری کمپنی والوں نے مجھے روکا کہ اس پروگرام میں شامل نہیں ہونا، دو تین بار روکا اور مجھے یہ بھی کہا کہ تمہیں فارغ کر دیں گے۔ لیکن اس کے باوجود مَیں شامل ہوا۔

موصوف نے تقریب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ مَیں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن اسلام کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ سنی ہے اور اسلام کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے۔ جب مَیں یوکے آؤں گا تو حضور انور سے وہاں بھی ملوں گا۔

اس خطّہ زمین میں آج کی یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی آئندہ عظیم الشان فتوحات کے لئے ایک بنیادی اینٹ اور ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

27 ستمبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ’’مسجد طٰہٰ‘‘ تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بڑی تعداد میں احباب انڈونیشیا اور ملائشیا سے پہنچے تھے۔ انڈونیشیا اور ملائشیا سے آنے والوں کی تعداد قریباً تین ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اس کے علاوہ کمبوڈیا، فلپائن، تھائی لینڈ، پاپوا نیوگنی، برونائی، میانمار (برما)، انڈیا اور بعض دوسرے ممالک سے بھی احباب سنگاپور پہنچے تھے۔

مسجد طٰہٰ کے صحن اور کھلے احاطہ میں مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد اور نچلے دونوں ہال اور مارکیز ہر جگہ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوّذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ان ملکوں میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں اور جماعت کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہاں جانا خلیفہ وقت کے لئے بھی سہولت سے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اس دفعہ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے تین ہزار سے اوپر احمدی آئے ہیں۔ زیادہ تعداد انڈونیشیا کے احمدیوں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، برما، میانمار، فلپائن وغیرہ سے احمدی بھی اور بعض غیر از جماعت بھی تشریف لائے ہیں۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ملاقات کے سامان پیدا فرما دیئے۔

اس خطے میں انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں احمدیت کی وجہ سے افرادِ جماعت پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور بعض شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور حکومتی اہلکاروں کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بند ہو گیا ہے یا ایک دفعہ ہوا۔ تقریباً سات سال پہلے مَیں یہاں پہلی دفعہ آیا تھا تو اس وقت بھی کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر انڈونیشیا میں ظلموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا۔ مساجد پر حملے ہوئے، توڑ پھوڑ ہوئی، جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں پر حملے ہوئے، جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بہر حال اس کے بعد تو دشمنی کا یہ سلسلہ جو ہے وہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ جانی و مالی نقصان ہوتا رہا اور آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح ظالمانہ اور وحشیانہ طور پر پولیس کی نگرانی میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسا ظلم تھا کہ انصاف پسند لوکل پریس نے بھی اس ظلم کی مذمت کی۔ آج کل میڈیا کی وجہ سے دنیا اتنی قریب ہو چکی ہے کہ جو ظلم ہوئے وہ فوری طور پر دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئے۔ یعنی اس کی تفصیل دنیا کے ہر شخص تک پہنچ گئی اور دنیا کی نظر بھی اس طرف مبذول ہوئی اور اس کے لئے آوازیں بھی اٹھائی گئیں۔ بہر حال وہ سب ادارے یا لوگ جنہوں نے جماعت کے خلاف ان مظالم پر آواز اٹھائی ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہر ظلم جو جماعت پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے لحاظ سے بعض اچھے نتائج بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انڈونیشیا کے احمدیوں پر اس ظلم کی وجہ سے جماعت کا بہت وسیع تعارف دنیا میں ہوا۔ افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں جب یہ ویڈیو دکھائی گئی، جب ان تین احمدیوں کو شہید کیا گیا تو وہاں کے ایک بڑے عالم نے جب یہ ویڈیو دیکھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسا ظلم صرف مومنوں پر ہو سکتا ہے اس لئے آج سے مَیں احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرتا ہوں۔ اس ظلم کی وجہ سے صرف انڈونیشیا میں ہی بعض بیعتیں نہیں ہوئیں بلکہ دنیا کے بہت سارے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جہاں احمدیوں پر وحشیانہ طور پر مظالم ہورہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو اب کچھ حد تک کمی واقعہ ہورہی ہے لیکن پاکستان میں مسلسل یہ ظلم جاری ہے اور یہ ظلم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہورہے ہیں۔ اُس خدا کے نام پر یہ ظلم ہورہے ہیں جس کی تعلیم حقوق العباد کی ادائیگی سے بھری پڑی ہے۔ اُس خدا کے نام پر ظلم ہورہے ہیں جو مسلمانوں کو رحم اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہورہے ہیں جو رحمۃ للعالمین ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہورہے ہیں جس نے جنگ کی حالت میں بھی ظلم سے روکا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ یہ کلمہ تو اس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟ بہرحال پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جارہا ہے اور کلمہ کے نام پر ظلم کیا جارہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی مُلّاؤں کا اثر ہی انڈونیشیا کے مُلّاؤں پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے مخالفین نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنا مخالفت میں دشمن بڑھ رہا ہے، احمدیوں میں استقامت بھی اُس سے بڑھ کر بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کرسکتی۔ احمدی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کو دیکھ کر کس طرح اپنے خدا سے کیے ہوئے عہد سے منہ موڑ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے جڑ کر پھر کس طرح اپنے بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ بندھن جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھن کو مزید مضبوط کردیا ہے، جس نے ایمان میں ترقی کے وہ راستے دکھائے ہیں جن سے غیر احمدی مسلمان ناآشنا ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہورہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہوگی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ **اس خطبہ کا مکمل متن حسب طریق الفضل انٹرنیشنل کے 18؍اکتوبر 2013ء کے شمارہ میں شائع ہوچکا ہے۔**)

اجتماعی بیعت

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق اجتماعی بیعت ہوئی جو MTA پر Live نشر ہوئی۔

اجتماعی بیعت کے دوران بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ بہت سے احباب اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف پارہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔ ان لوگوں نے روتے ہوئے بیعت کے تمام الفاظ دہرائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہ جذبات قبول فرمائے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ سنگاپور کی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ سنگاپور کی سرزمین سے دوسری مرتبہ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

......☆......☆......☆......☆......

سنگاپور کا یہ ملک جہاں احمدیت کی آواز کو دبانے اور احمدیت کا وجود مٹانے کے لئے مخالفین نے اپنا پورا زور لگایا۔ یہاں کے ابتدائی مبلغ سلسلہ مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم کو مخالفین نے اپنی مسجد سلطان میں (جہاں مولانا صاحب موصوف لیکچر دینے اور تبلیغ کے لئے گئے تھے) مار مار کر بے ہوش کردیا تھا اور مسجد کی بلند کھڑکی سے نیچے سڑک پر پھینک دیا تھا جس سے آپ کو مزید گہرے زخم آئے اور آپ نصف گھنٹہ تک سڑک پر ہی بے ہوش پڑے رہے۔ کسی احمدی نے آپ کو دیکھا اور پولیس کو اطلاع دی تو آپ کو وہاں سے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ پھر ایک بار مخالفین نے آپ کو چلتی بس سے دھکا دے کر نیچے گرادیا جس سے آپ کو گہری چوٹیں آئیں۔ ابتدائی احمدیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک روا رکھا گیا۔ لیکن مخالفین اپنی ان کوششوں میں نامراد رہے اور جماعت مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔

سنگاپور کی یہی سرزمین جہاں سے احمدیت کو مٹانے کی کوششیں ہوئی تھیں آج اِسی سرزمین سے ایک دفعہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ، احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سنگاپور کا یہ دورہ بہت سے نشانات لئے ہوئے ہے اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق پچھلے پہر پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے۔

مسجد کے بیرونی گیٹ پر، ملک میانمار (برما) سے آئی ہوئی ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوفہ الحاجہ نور جہاں صاحبہ بیمار تھیں اور ویل چیئر پر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت موصوفہ سے حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ موصوفہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں 14 سے 25 سال کی عمر تک کے واقفین نو اطفال اور خدام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

واقفین نو اطفال و خدام کی کلاس

انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور کے 71 واقفین نو اطفال اور خدام نے اس کلاس میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم چودھری مبارک احمد آف انڈونیشیا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم مدثر احمد آف سنگاپور نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ''حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی'' میں سے چند منتخب اشعار عزیزم فواد احمد ناصر آف ملائشیا نے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد عزیزم عبدالسلام ناصر آف ملائشیا نے Mandarin Malaysian زبان میں Independence Day کے عنوان پر تقریر کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

❁......بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو خدام سے دریافت فرمایا کہ ''واقف نو کیا ہے؟ کیا یہ ٹائٹل ہے یا عہد ہے؟''۔ اس پر ایک خادم نے جواب دیا کہ یہ ''عہد'' ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ عہد تو پہلے تمہارے ماں باپ نے کیا تھا۔ اب تم یونیورسٹی میں ہو۔ کیا تم اس عہد کو، اس وعدہ کو آگے جاری رکھنا چاہتے ہو؟ جس پر اس نوجوان نے جواب دیا کہ آگے جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انڈونیشیا کے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے پندرہ سال سے اوپر کے ہیں، ان میں سے ہر ایک سے وقف کا فارم پُر کروائیں۔ اور جب یہ تعلیم مکمل کرلیں تو پھر ان سے پوچھیں کہ جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہو یا Job کرنا چاہتے ہو؟

❁......ایک نوجوان نے عرض کیا کہ مَیں پٹرولیم انجینئر ہوں اور جماعت میں خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پٹرولیم انجینئر ہو تو آپ کو کہاں بھیجوں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ واقفین نو نے اپنی تعلیم کے دوران جب بھی کسی فیلڈ کا انتخاب کرنا ہے تو باقاعدہ ان کی کونسلنگ ہو، کمیٹی ان کی کونسلنگ کرے، ان کو بتائے کہ کس فیلڈ میں جانا بہتر ہے۔ اسی طرح سینٹر کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کونسی فیلڈ اختیار کی گئی ہے۔ پھر جب پڑھائی مکمل ہوجائے تو وہ وقف نو نظام کے تحت سینٹر کو بتائے کہ اس مضمون میں یا اس فیلڈ میں اپنی تعلیم مکمل کرلی ہے۔ اب کیا کروں؟ جماعت کی خدمت کروں یا مزید ریسرچ کروں یا کوئی اَور کام کروں۔ تو اس کا فیصلہ جماعت کرے گی کہ آپ نے آئندہ کیا کرنا ہے۔ آپ خود فیصلہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو وقف کردیا ہوا ہے۔

❁......انڈونیشیا کے ایک واقف نو خادم نے بتایا کہ اُس نے Law میں تعلیم مکمل کی ہے اور اس وقت قانونی معاملات میں جماعت کی خدمت کررہے ہیں اور جماعت کی Law کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مرکز کو اس کا علم ہونا چاہئے۔ مرکز کو انفارم کریں۔

❁......انڈونیشیا کے ایک واقف نَو نے عرض کیا کہ کیا مَیں ماسٹرز کی ڈگری میں تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے موصوف کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا کہ ماسٹرز مکمل کرو لیکن مرکز کو انفارم کرو اور مرکز کو Update کرو۔

❁...... سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ انڈونیشیا کے ساٹھ سے زائد واقفین نو نے اپنی بیچلرز کی ڈگری مکمل کرلی ہے اور ان سب نے امیر صاحب انڈونیشیا کو رپورٹ کردی ہے۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ سینٹر کو رپورٹ کریں کہ انہوں نے اپنی ڈگری مکمل کرلی ہے اور ساٹھ سے زائد گریجوایٹ ہوگئے ہیں۔ نیز اب ان سے باقاعدہ پوچھیں کہ جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں یا اپنی جاب (job) کرنا چاہتے ہیں۔ جو جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرست امیر صاحب مرکز کو بھجوائیں کہ یہ خدمت کے لئے تیار ہیں اور ہمارے پاس فلاں فلاں جگہیں خالی ہیں جہاں ہم ان سے خدمت لینا چاہتے ہیں۔ اگر خدمت کے لئے کوئی جگہیں نہیں ہیں تب بھی واضح کرکے لکھیں کہ ہمارے پاس ان کے لئے کوئی Vacancies نہیں ہیں۔ تاکہ مرکز فیصلہ کرے کہ ان سے کہاں خدمت لینی ہے یا ان کو کہا جائے کہ تم فی الحال اپنی اپنی job کرلو۔

❁......ایک واقف نَو، نوجوان کے اس سوال پر کہ اسلام تمام مذاہب میں سے سب سے اچھا مذہب ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام تمام مذاہب میں سے سب سے بہتر دین ہے۔ یہ آخری مکمل مذہب ہے، دین کامل ہے، قرآن کریم آخری کتاب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات بھلادی جائیں گی۔ مسجدیں آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس زمانہ کے علماء کی طرف سے فتنے اٹھیں گے اور انہی کی طرف واپس لَوٹیں گے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو بھجوائے گا۔ مسیحؑ اور مہدیؑ آئے گا۔ تم اُسے قبول کرنا اور میرا اسلام اُسے پہنچانا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ آچکا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں۔ 1889ء میں آپؑ نے جماعت کی بنیاد ڈالی۔ ہم آپ کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان آپؑ کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ انکار کرتے ہیں۔ ہم نے آپؑ کو بطور مسیحؑ اور مہدیؑ مان لیا ہے جبکہ دوسرے ابھی تک آسمان سے مسیحؑ کے نازل ہونے کا انتظار کررہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جس نے آنا تھا وہ آچکا۔ اب آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر شخص وفات پاتا ہے: کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پاچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم سیدھے راستہ پر ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ''سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ'' (اخبار البدر جلد 2 نمبر 37۔24 نومبر 1905ء)۔ اور دین واحد ''اسلام'' ہے۔ اب یہ آپ واقفین نو کی ڈیوٹی ہے کہ اس پیغام کو پھیلائیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تعلیم کو پھیلائیں۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلا رہی ہے۔ لاکھوں مسلمان ہر سال احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔ اسلام کا نام آئندہ سالوں میں سورج کی طرح روشن دکھائی دے گا۔

❁......ایک واقف نو خادم نے عرض کیا کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنا بزنس جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں سینٹر کو لکھیں پھر خلیفۃ المسیح فیصلہ کریں گے کہ اجازت دی جائے یا نہ دی جائے۔

❁......ایک خادم نے سوال کیا کہ ہماری اس دنیا کے علاوہ اَور سیاروں میں بھی زندگی ہے تو پھر رسول کریمؐ رحمۃٌ للعالمین سب جہانوں کے لئے کس طرح ہوئے؟ اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے رسولوں کے لئے بھی ''عالَمین'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کا ذکر کرکے فرمایا: وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْن کہ ہم نے ان سب کو عالمین پر فضیلت عطا کی تھی۔

حضورِانور نے فرمایا: عالَمین سے مراد معلوم عالَمین بھی ہے۔ یعنی انسان کی پہنچ جس جس عالم تک ہوسکتی ہے اُس عالم کے لئے آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ باقی جو دوسرے عالم ہیں ان تک پیغام پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے کیا طریق رکھا ہے، وہی جانتا ہے۔

❁......ایک نوجوان خادم کے سوال پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کو جیب خرچ ملتا ہے تو اس پر وصیت کرلو۔ اگر کچھ نہیں ملتا اور کماتے بھی نہیں ہو تو پھر انتظار کرو۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین شہداء کے واقعہ سے قبل کوئی نہ جانتا تھا لیکن اب دنیا جانتی ہے کہ انڈونیشیا میں پاکستان کی طرح انتہا پسند لوگ موجود ہیں۔ اب بہت NGOs نے انڈونیشیا کو اپنی اُن ممالک کی فہرست میں شامل کیا ہے جہاں انسانی حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ انڈونیشیا کی یہ بُری تصویر وہاں کے ملّاں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اب صورتحال کچھ بہتر ہے تاہم مساجد پر حملے ہوتے ہیں۔ لوگ اب انڈونیشیا پر نظر رکھ رہے ہیں کہ وہاں ہیومن رائٹس کے بارہ میں حقوق تلف ہوتے ہیں یا نہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ آپ اپنے ملک کے لئے دعا کریں۔ اگر آپ کو اپنے ملک سے محبت ہے کہ وہ ایسا کردار نہ ادا کرے جس سے ساری دنیا میں ملک کی بدنامی ہو۔

❁......ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ مَیں نے MTA پر ایک پروگرام میں دیکھا ہے کہ مبلغین کامیاب ہوئے ہیں۔ حضورِانور نے فرمایا آپ بھی دعا کریں، محنت کریں، کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر مبلغ بننے کی خواہش ہے تو جامعہ میں جاؤ۔

❁......ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ کیا ہم سیاست میں حصہ لے سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ ایک شہری ہونے کی حیثیت سے لے سکتے ہیں لیکن وقف نو ہونے کی حیثیت سے پہلے جماعت کی خدمت کرو۔ ایک احمدی، احمدی ہونے کی حیثیت سے ملکی سیاست میں اپنا رول ادا کرسکتا ہے۔ لیکن جو واقفین نو ہیں وہ وقف نو کی حیثیت سے جماعت کی خدمت میں آئیں۔

❁......ایک واقف نو نے عرض کیا کہ آزادی اور امن میں سے کیا بہتر ہے؟ اس کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ جہاں آزادی ہے وہاں امن بھی ہوگا اور جہاں امن ہے وہاں آزادی بھی ہوگی۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ انڈونیشیا میں بعض گروپس اور بعض علاقے آزادی کی طرف آرہے ہیں۔ لڑائی اور امن برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ معاملہ ہے تو اس کا قانونی طریق ہے۔ اپنی آواز بلند کرنے کے لئے پولیٹیکل راستہ ہے۔ جب خود انڈونیشیا نے آزادی لی تھی تو لڑائی نہیں کی تھی بلکہ اپنی آواز بلند کی تھی۔ غانا نے آزادی حاصل کی تو آواز بلند کی تھی۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح پاکستان اور انڈیا کی آزادی کے لئے بھی کوئی لڑائی نہیں لڑی گئی۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت کی حیثیت سے ہم قانون کے پابند ہیں اور اپنے وطن کے وفادار ہیں: ''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان'' وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہم کوئی آزادی نہیں مانگتے اور احمدی ہونے کی حیثیت سے ہم کوئی لڑائی نہیں کرسکتے، کیونکہ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے، نماز پڑھنے، سلام کہنے سے روکا جاتا ہے۔ لیکن ہم کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، سلام کہتے ہیں قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہیں، دین کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس بارہ میں ملکی قانون کو Follow نہیں کرتے۔ لیکن باقی قانون کو ہم مانتے ہیں اور Follow کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم ان لوگوں کے خلاف کوئی ہتھیار نہیں اٹھاتے جو احمدیوں کو مارتے ہیں، شہید کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی ہم ایسا قدم نہیں اٹھاتے اور مخالفین کے ظلم کا جواب نہیں دیتے، کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ کیونکہ ہم ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں اور قانون کو مانتے اور قانون سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

واقفین نو خدام کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں ملائشیا، سنگاپور، میانمار (برما) انڈیا، بنگلہ دیش، ڈنمارک، دوبئی، تھائی لینڈ، سری لنکا اور انڈونیشیا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مجموعی طور پر 82 فیملیز کے 518 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر فیملی نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد ان کی خوشی دیدنی تھی۔ ایک دوسرے سے گلے مل کر خوشی کا اظہار کرتے، ملاقات کا حال بتاتے تو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں۔ بچے اور بچیاں ایک دوسرے کو اپنے قلم اور چاکلیٹ دکھاتے جو حضورِانور ازراہ شفقت ان کو عطا فرماتے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے ہوتے۔ یہ دن ان کے لئے کسی عید سے کم نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشیاں، یہ برکتیں اور سعادتیں ان کے لئے دائمی بنادے اور یہ قیمتی لمحات ان کی زندگیوں کا سرمایہ بن جائیں۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات پونے نو بجے تک جاری رہا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضورِانور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

عزیزہ قرۃ العین BTE Hanid آف ملائشیا نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ نصرت جہاں صدیقہ Pontoh آف انڈونیشیا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ Rasyidah Sahabat آف انڈونیشیا نے نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں عزیزہ عتیقہ مشہود نے "singapore & its Multicultural" کے عنوان پر تقریر کی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سیشن کے لحاظ سے تقریر لمبی تھی۔ نیز حضورِانور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ سنگاپور کی تاریخ پر ایک ڈاکومنٹری تیار کریں جس میں مختلف مقامات کی دلچسپ تصاویر بھی ہوں اور یہاں کے جو تہوار ہیں، خاص دن منائے جاتے ہیں ان کو بھی ڈاکومنٹری میں شامل کریں اور یہ تیار کرکے MTA انٹرنیشنل کے لئے بھجوائیں۔

❁...... حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو سے دریافت فرمایا کہ ''وقف نو'' کیا ہے؟ بعد ازاں حضورِانور نے بتایا کہ یہ ایک عہد ہے، ایک وعدہ ہے جو آپ نے کیا ہے اور اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ محض کوئی ٹائٹل نہیں ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کو ہدایت فرمائی کہ سال میں ہر بچی کم ازکم چار پانچ خط حضورِانور کی خدمت میں ضرور لکھے جو بچی بڑی باقاعدگی کے ساتھ یہ خط لکھے گی تو حضورِانور اپنے دستخطوں سے اس کے خط کا جواب بھجوائیں گے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ آپ سب روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کریں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جماعت انڈونیشیا MTA کے لئے پروگرام کرتی ہے۔ انہیں وقف نو بچوں اور بچیوں کے پروگرام بھی زیادہ تعداد میں کرنے چاہئیں۔

مجلس سوال وجواب

اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁......ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ جب واقفین نو بچے اور بچیاں بڑے ہوجائیں اور ان کی شادی ہوجائے تو کیا ان کے لئے ضروری ہے کہ شادی کے بعد اپنی ہونے والی اولاد کو بھی وقف کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ لازمی نہیں ہے اور کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ یہ اپنے بچے بھی وقف نو سکیم میں پیش کریں۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر کسی واقف نو کے والدین کا جماعت سے اخراج ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ اب ان کے بچے بھی وقف نو سکیم سے فارغ ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے۔ وہ والدین جنہوں نے خود اپنا اچھا نمونہ پیش نہیں کیا تو وہ کس طرح اپنے بچوں کی ایک اچھے احمدی کے طور پر تربیت کرسکتے ہیں۔ ان کے بچے کس طرح ایک اچھے، بہتر ماحول میں پروان چڑھیں گے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ اگر والدین کو معافی مل جاتی ہے تو پھر ان کے واقف نو بچے دوبارہ وقف میں آنے کے لئے حضورِانور کو لکھ سکتے ہیں۔ پھر اس بارہ میں حضورِانور فیصلہ فرمائیں گے کہ ان کو دوبارہ شامل کرنا ہے یا نہیں۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ لسٹ میں تیس (30) پروفیشنز کا ذکر کیا گیا ہے۔ واقفات نو کے لئے ان میں سے کون سے بہتر پروفیشن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ یہاں لسٹ تو موجود نہیں ہے۔ تاہم لڑکیوں کے لئے مَیں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر بنیں، کسی زبان میں مہارت حاصل کریں یا ٹیچر، آرکیٹیکٹ اور Historian کے پروفیشن میں جائیں۔ یا ریسرچ میں جائیں۔

❁...... کیا ایک واقفہ نو بچی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک واقف نو سے ہی شادی کرے؟

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ضروری نہیں ہے لیکن خفیہ طور پر کوئی شادی نہیں ہونی چاہئے۔ واقف نو بچیاں کسی بھی احمدی لڑکے سے شادی کرسکتی ہیں لیکن لڑکا اچھے کردار کا ہونا چاہئے اور اس شادی کے بعد بھی آپ واقفین کی طرح ہی خدمت کریں گی۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیا ہم سنگاپور میں کام کرسکتی ہیں یا ہم حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا انتظار کریں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد خلیفۃ المسیح کو لکھیں اور پھر ہدایت کا انتظار کریں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ آپ اپنی تعلیم کے دوران ہی خلیفۃ المسیح کو اپنی ترجیحات کے بارہ میں لکھ سکتی ہیں۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم کس عمر میں یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے وقف نو سکیم کے تحت اپنا وقف جاری رکھنا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچیں تو اپنا وقف فارم پُر کریں اور اپنے سیکرٹری وقف نو کی وساطت سے مرکز کو بھجوائیں اور جب آپ اپنی تعلیم مکمل کرکے فارغ ہوتی ہیں تو پھر بھی اپنے وقف کا عہد کریں اور سینٹر کو اس سے مطلع کریں۔

❁......ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ کیا جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو کیا ہم بطور Civil Servant کام کرسکتے ہیں باوجود اس کے کہ ہم نے اپنے وقف کا فارم پُر کیا ہوا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ازخود اس کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی بھی کام کرنے سے قبل خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ خلیفۃ المسیح کی اجازت کے بعد ہی آپ کوئی دوسرا کام کرسکتی ہیں۔

واقفات نو کی یہ کلاس رات پونے دس بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

28 ستمبر بروز ہفتہ 2013ء

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے جاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انڈونیشین مہمانوں کے ساتھ ملاقات

انڈونیشیا سے جو غیر از جماعت مہمان استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے ان میں سے اکثر نے بڑی شدّت سے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ایک دن مزید قیام کرکے اور حضورِانور سے باقاعدہ ملاقات کرکے،

مل کر واپس جانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آج صبح انہیں وقت عطا فرمایا۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور ان غیراز جماعت مہمانوں (جن کی تعداد 21 تھی) کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیا ہے اس لئے آج آپ یہاں آئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں ہر آدمی امن، سکون چاہتا ہے، پُرامن معاشرہ چاہتا ہے۔ ہم ہر جگہ امن کا پیغام دیتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

دنیا میں امن اور عدل کے قیام کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مَیں نے کیپیٹل ہِل امریکہ میں، امریکن کانگریس مین اور سینیٹرز اور دوسرے حکام کو جو ایڈریس کیا تھا اُس میں اُن کو واضح طور پر کہا تھا کہ اگر تم دنیا میں امن چاہتے ہو تو پھر انصاف اور عدل قائم کرو۔ اگر تمہاری نظر ممالک کے تیل پر ہے اور ان کے نیشنل ریسورسز پر ہے تو پھر تم دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو مسلمانوں کا حصہ ہیں، جماعت احمدیہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے۔ سیریا کے موجودہ حالات کے حوالہ سے مَیں نے دو تین ہفتہ قبل خطبہ جمعہ دیا تھا اور مسلمان حکومتوں کو سمجھایا تھا کہ مسلمان گورنمنٹ کس طرح اپنی ڈیوٹی، ذمہ داری ادا کرسکتی ہے اور اپنے معاملات چلا سکتی ہے اور مسلمان حکومتیں کس طرح اپنا اثر ونفوذ استعمال کرسکتی ہیں۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث سے ان کو بتایا تھا۔ پس ہم تو توجہ ہی دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے احمدیوں کو کہا ہے کہ مسلمانوں کی تمام لیڈرشپ کو یہ پیغام پہنچاؤ، خصوصاً مسلمان حکومتوں کو بھی اور دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچاؤ۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ میرا تعلق ویسٹ جاوا سے ہے۔ انڈونیشیا میں بہت سے علماء اور مشنز جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے، یعنی کسی بھی مسلمان کی طرف سے کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے جو امن کے خلاف ہو۔ ناحق ظلم وستم اور ایک دوسرے کو مارنے کی تعلیم دینا یہ سب اسلام کے خلاف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ ’’لا اِلٰہ الّااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ‘‘ کہنے والے کو کافر نہ کہو۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ جو صرف لا الٰہ الّااللّٰہ کہتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ پس قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے۔ لیکن ان مخالفین نے اپنا علیحدہ ہی اسلام بنالیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ کلمہ تو اُس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس کسی مسلمان کا، کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ جس معاملہ کا تعلق دل سے ہے اس کے بارہ میں فتویٰ دے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں سکالرز ہیں اور جرنلسٹس بھی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی کا حق ہے۔ تو پھر اُن مخالف مولویوں سے پوچھیں کہ کیوں وہ جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کلمہ پڑھے اُسے مسلمان کہو، کافر نہ کہو اور خدا کہتا ہے کہ جو سلام کہے اُس کو یہ نہ کہو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تو پھر یہ احمدیت کے مخالف لوگ کیوں ان احکام الٰہی سے رُوگردانی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب تو گورنمنٹ اور پولیٹیکل لیڈرشپ بھی مُلّاں سے تنگ ہے۔ مُلّاں کے پاس پولیٹیکل پاور نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلام دیا، وہی حقیقی اسلام ہے قرآن کریم ہر جگہ ایک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی چھ کتب جو صحاح ستّہ کہلاتی ہیں مستند کتابیں ہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اسلام احمدیت سے مختلف ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کی تشریح میں فرق ہے۔

مثلاً اب وہ آیات جو حضرت عیسیٰ کی وفات پر دلالت کرتی ہیں۔ دوسرے مسلمان ان آیات سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمان پر ہیں اور اپنے وقت پر دوبارہ نازل ہوں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو آنے کا وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ تو گزر چکا ہے لیکن جس کا آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کا انتظار تھا وہ تو نہ آیا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ان آیات کا یہ مطلب نہیں اور ان کی یہ تشریح نہیں جو دوسرے کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے ہرگز دوبارہ واپس نہیں آنا بلکہ آپ کا مثیل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے کسی نے مامور ہونا ہے۔ اور قرآن کریم میں اس نئے آنے والے کا ذکر سورۃ جمعہ کی آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُم لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ میں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُم لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ آنے والا شخص عرب نہیں ہوگا۔ دوسرے یہ کہ جو آئے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُالْمَوْت کہ ہر شخص نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ ہر شخص نے مرنا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اب نہ پرانے نبی نے آنا ہے اور نہ آسکتا ہے۔ اب جس نے آنا ہے وہ نیا ہی ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ چونکہ وہ صاحبِ شریعت نبی نہیں ہوگا بلکہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔ کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے نیا آنے والا کسی بھی لحاظ سے آپ کی نبوّت کی مہر کو توڑنے والا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم ان آیات کی یہ تشریح کرتے ہیں اور دوسرے، دوسری کرتے ہیں کہ پرانے نبی نے آنا ہے۔ پس فرق صرف تشریح کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہمارا قرآن کریم پڑھیں، دوسروں کا شائع ہونے والا پڑھیں۔ ایک ہی قرآن ہے۔ اسی طرح احادیث ایک ہی ہیں۔ ان کے تراجم بھی ایک ہی ہیں۔ صرف ان کی تشریح میں فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہماری 5 Volume Commentary پڑھیں۔ آپ جہاں کوئی اختلاف دیکھیں گے، وہیں اس کی تشریح درج ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو سکولوں میں جو دینی، اسلامی تعلیم دی جاتی ہے وہ ایسی ہونی چاہئے جو سب کے لئے ایک ہے اور فرقوں کے اُس تعلیم میں اختلافات نہیں ہیں۔ مثلاً قرآن کریم پڑھیں، اس کی تلاوت کریں، اس کا ترجمہ پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھیں، صحاح ستّہ مستند کتابیں ہیں۔ اسی طرح اسلام کی تاریخ پڑھیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہیں تاہم اسلام کی تاریخ تو ایک ہی ہے۔ وہ تو تبدیل نہیں ہوسکتی۔ ہاں صرف شیعہ ہیں جو اس تاریخ میں کچھ فرق کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ فقہ کے چار امام ہیں، دینی امور کی تشریحات اور تفاصیل میں ان کے آپس کے فرق ہیں۔ لیکن سکولوں میں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہاں صرف وہی تعلیم دی جائے جو بنیادی ہے اور سب فرقوں کی ایک ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے ایک صوبہ میں سکولوں میں اسلامی تعلیم شروع ہوئی ہے۔ اس بارہ میں وہاں کی حکومت نے تمام مسلمانوں کو اور مختلف مکتبہ ہائے فکر کو کہا ہے کہ اس بارہ میں اپنی اپنی تجاویز دیں۔ چنانچہ اس پر ہم نے انہیں کہا کہ وہ بنیادی اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ لی جائے جس پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کسی کو کوئی Objection نہیں ہے اور سب کے لئے ایک ہی ہے۔ حکومت نے ہماری تجویز کو پسند کیا اور اسے قبول کیا۔ اب وہ اس صوبہ کے سکولوں میں اِس کے مطابق پڑھا رہے ہیں۔

پاکستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاکستان میں جب احمدی مسلمان تھے تو ایک شہری کی حیثیت سے ووٹ کا حق حاصل تھا۔ لیکن جب سے حکومت نے غیر مسلم قرار دیا تو ووٹ کا حق چھین لیا گیا اور اب کہتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان تمہارا ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب احمدی تھے۔ اب سکول کے نصاب کی کتب سے ان کا نام نکال کر کسی دوسرے کا نام دے دیا گیا ہے۔ پس جو تاریخ ہے اس کو تو نہ بدلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو سال تک تو کوئی فرق نہ تھا۔ پس اسلام تو ایک ہی ہے۔ کیا انڈونیشیا میں اسلام مختلف ہے، ایران اور سعودی عرب اور اردن وغیرہ میں مختلف ہے اور کیا افریقہ، امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں مختلف ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف نہیں ہے، ایک ہی اسلام ہے لیکن تشریحات اور مسائل کی تفصیل میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے مختلف فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اب افریقہ میں اذان دیتے ہوئے کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھاتے کیونکہ وہ امام مالکؒ کے مسلک پر ہیں۔ تو کیا وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا، لااِلٰہ الّااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہا وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے آگے ہر فرقہ کی تشریحات، تفصیلات اور فروعات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی قانون کے پابند ہیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ کسی بھی احمدی نے انتقام لیا ہو۔ یا شہداء کی فیملیز ہیں، ان میں سے کسی نے انتقام لیا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے پیغام کو جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام ہے قبول کرنے کا پراسس ایک لمبا پراسس ہے۔ اگر یہ جنریشن نہیں تو انشاء اللہ العزیز آئندہ نسل اسے قبول کرلے گی اور ہم آئندہ نسل کے دل جیتیں گے۔ مذہب دل کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں مَیں نے لاس اینجلز میں اخبار کے ایڈیٹر کو کہا تھا کہ اگر تم نہیں تو تمہاری اگلی جنریشن کے دل ہم جیتیں گے اور انشاء اللہ العزیز امریکہ میں اسلام پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت آئے گا اسلام 72 فرقوں میں تقسیم ہوجائے گا اور ایک تہتّرواں فرقہ ہوگا جو ’’جماعۃ‘‘ ہوگا اور وہ حق پر ہوگا۔ اور یہ جماعت مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کی جماعت ہوگی اور مسیح موعود علیہ السلام آکر تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم 204 ممالک میں پھیل چکے ہیں، مڈل ایسٹ میں، انڈونیشیا، ملائشیا میں، پاکستان، انڈیا، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں ہر جگہ ہماری مضبوط جماعتیں ہیں اور ہر سال ان ممالک میں بریلویوں، دیوبندیوں، شیعہ اور دوسرے فرقوں اور مذاہب سے لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں داخل ہورہے ہیں اور یہ سب کامیابیاں ایک لیڈرشپ کے تحت ہیں۔ پس آپ اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ایک لیڈرشپ کے تحت آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ’’خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ‘‘ قائم ہوگی۔ اور کسی فرقہ کے بارہ میں آپؐ نے ایسا نہیں فرمایا۔ آج آپ ساری دنیا پھرلیں آپ ہر جگہ صرف ایک ہی ’’جماعت‘‘ دیکھیں گے جو بحیثیت جماعت کام کررہی ہے اور جماعت کے نام سے

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

معروف ہے۔ اگر اور کوئی جماعت کے نام سے ہوگی تو وہ چند ایک جگہوں میں ہی ہوگی۔ پس آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک لیڈر شپ کے تحت دنیا کے تمام ممالک میں پہچانی جاتی ہے۔ جماعت کا ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت اس خلیفہ کے تحت کام کرتی ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور آدھے سے زیادہ عیسائیوں سے آئے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت، حکومت کے معاملات میں دخل نہیں دے گی بلکہ ان کو مذہبی معاملات میں گائیڈ کرے گی۔ خلافت کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خلافت کبھی بھی حکومت کی پاور نہیں لے گی۔ صرف حکومتوں کی رہنمائی کرے گی۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کس طرح داخل ہوگی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کہتے۔ اس طرح روح تو کسی دوسرے میں داخل نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تو حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہو کر آیا ہوں، اس کی روح کے ساتھ نہیں۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کبھی نہیں فرمایا اور نہ ہم کہتے ہیں کہ آپؑ میں عیسیٰؑ کی روح داخل ہوگی۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

جہاد کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: تلوار کا جہاد اس وقت تھا جب اسلام کے خلاف جنگیں لڑی جارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسیح آئے گا تو جنگوں کا التوا ہوگا۔ اب اس زمانہ میں کوئی حکومت مسلمان مذہب کے خلاف کوئی جنگ نہیں کررہی، کوئی ریلیجیس وار نہیں ہے۔ اس لئے تلوار کا جہاد بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کبھی ایسا ہوا کہ کوئی حکومت اسلام پر، مذہب پر حملہ آور ہوئی تو پھر جہاد کرنے میں ہم سب سے آگے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال مکّہ میں دشمنانِ اسلام کے ظلم سہے۔ آپؐ کے صحابہ کرام نے مظالم برداشت کئے، پھر آپؐ نے اور آپؐ کے بعض صحابہ نے مدینہ ہجرت کی تا کہ امن سے رہ سکیں نہ کہ اس لئے ہجرت کی کہ اپنی کوئی فورس بنائیں، کوئی جتھہ بنائیں۔ دوسری طرف مخالفین نے مکّہ میں اپنی ایک فورس بنائی اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور بدر کی جنگ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ کے لئے تیار نہ تھے۔ مسلمانوں کے پاس چند گھوڑے اور اونٹ تھے اور چند لکڑی کی تلواریں تھیں جب کہ مکّہ سے آنے والی مخالف فوج جنگی ساز وسامان سے لیس تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اجازت سے مسلمانوں نے یہ جنگ لڑی اور مخالفین کا مقابلہ کیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''بعض وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اُس کی مدد کرتا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کی اجازت اُس وقت دی گئی جب غیر مسلموں نے حملہ کیا اور طاقت کا استعمال کیا اور مسلمان مقابلہ کرنے پر مجبور کر دیئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آجکل مخالفین اسلام تلوار نہیں اٹھا رہے اور اسلام کے خلاف اسلحہ کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کر رہے بلکہ اسلام کے خلاف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو استعمال کر رہے ہیں۔ تو اب جہاد یہ ہے کہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھرپور طریق سے لٹریچر پیدا کیا جائے۔ انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے استفادہ کیا جائے۔ جو ذرائع مخالفین استعمال کر رہے ہیں، انہی ذرائع سے اسلام کا دفاع کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں صرف احمدی ہی ہیں جو لٹریچر کے ساتھ، قلم کے ساتھ اور میڈیا کے ذریعہ جہاد کر رہے ہیں اور اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ہونے والے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ جب دوبارہ نازل ہوں گے تو نبی کی حیثیت میں نازل ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر پرانا نبی آکر ختم نبوّت کی مہر نہیں توڑتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے آکر کس طرح اس مہر کو توڑتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ پر بکثرت درود بھیجنے سے نبی کا لقب عطا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا خدا تعالیٰ کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے کسی کو نبی بنا کر بھیجے۔ اُس نے بھیجنے کے لئے موسوی امت سے ہی نبی لیا؟ حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زمین میں دفن ہوں اور مسیحؑ آسمان پر زندہ ہو، یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری تمام تعلیمات open ہیں۔ ہمارا لٹریچر موجود ہے۔ انٹرنیٹ میں، الاسلام ویب سائٹ پر ہمارا سب کچھ موجود ہے۔ ہم جو کہتے ہیں وہ ظاہر بھی کرتے ہیں، اور پیش بھی کرتے ہیں۔ MTA پر ہمارے بہت سے پروگرام آتے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع شدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض سوالات کرنے والوں کو فرمایا کہ کتاب ''دعوۃ الامیر'' پڑھیں۔ اس میں آجکل کے سوالات کا جواب موجود ہے اور تمام پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا آخری حصہ پڑھیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب غیر احمدی، ہمارے مخالف ہم پر ظلم کرتے ہیں، ہمارے حقوق چھینتے ہیں تو ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہم کسی مسئلہ کی وجہ نہیں بنتے۔ جو بھی مسائل اور فساد ہیں ان کی وجہ غیر احمدی ہی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کسی غیر احمدی سکالر سے پوچھیں کہ ان مسائل کا حل کیا ہے تو وہ کہے گا کہ ان مسائل کا حل یہ ہے کہ تمام احمدیوں کو مار دو۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اپنے عقائد، تعلیم وغیرہ میں کچھ تبدیلی کرلے تو پھر یہ مسائل حل ہوجائیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے آئے ہیں، خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مامور کیا ہے تو پھر ہم اپنے عقائد میں تبدیلی کیوں کرلیں۔ گزشتہ 125 سال سے ہم قربانیاں دے رہے ہیں تو کیا ہم خدا سے زیادہ لوگوں سے ڈریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 125 سال قبل ایک آدمی تھا۔ 1908ء میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس وقت قریباً نصف ملین احمدی تھے۔ اب ہم ایک سو پچاس ملین ہیں۔ ہم کیوں فکر کریں، کیوں خوف کھائیں۔ انڈونیشیا میں ہر سال لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں، ہم تو مسلسل بڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں کوئی تبدیلی کریں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صرف نبی معصوم ہوتا ہے، نبی کے علاوہ اور کوئی معصوم نہیں ہوسکتا۔

انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز انڈونیشیا، کمبوڈیا اور سری لنکا سے آئی تھیں۔ مجموعی طور پر 106 فیملیز کے 732 افراد نے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد طٰہٰ میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں انڈونیشیا، بنگلہ دیش، سنگاپور، ملائشیا، پاپوا نیوگنی اور ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والی فیملیز اور احباب نے شرف ملاقات پایا۔

مجموعی طور پر 109 فیملیز کے 646 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بہت سی ایسی فیملیاں تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہو رہا تھا۔ ان کے چہرے خوشی و مسرّت سے معمور تھے۔ ان میں بوڑھے بھی تھے، جوان بھی تھے، خواتین بھی تھیں اور بچے اور بچیاں بھی تھیں۔ ان میں اُن تین شہداء کی فیملیز بھی تھیں جنہیں گزشتہ سالوں میں بڑی بے دردی اور بے رحمی سے شہید کیا گیا تھا۔ پھر ان میں انڈونیشیا کے جزیرہ Lombok سے آنے والی وہ فیملیز بھی تھیں جن کے گھر اور سارا ساز وسامان گزشتہ سالوں میں مخالفین نے آگ لگا کر جلا دیا تھا اور یہ اب بھی اپنے گھروں سے بے گھر ہو کر اور اپنی زمینوں سے اور بستیوں سے بے دخل ہو کر ایک دوسرے علاقہ میں عارضی شیلٹر (Shelter) تلے پناہ لینے پر مجبور ہیں کیونکہ مخالفین احمدیت ان کو اپنے علاقوں میں واپس جانے نہیں دیتے۔

اپنے پیارے آقا سے مل کر ان کے چہرے خوشی سے کھِل اٹھے تھے۔ ان کے دل مطمئن ہوئے اور تسکین سے بھر گئے، سارے غم اور تکالیف کافور ہوئیں۔ حضور انور کے بابرکت وجود سے انہیں بہت پیار ملا۔ ملاقات کرکے یہ لوگ جب باہر آتے تو ان کی آنکھیں نم ہوتیں اور بعضوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے۔ بعضوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ہم اپنی زندگی میں خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھیں گے اور حضور سے مل کر باتیں کریں گے۔ اللہ کے فضل نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں یہ دن دکھائے کہ آج حضور انور ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ہم اس قدر خوش ہیں، ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم بیان کرسکیں۔ اللہ ان خوشیوں کو ان کے لئے دائمی بنادے اور یہ سعادتیں ان کے لئے بے حد مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

29 ستمبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج انڈونیشیا اور پاپوا نیوگنی سے تعلق رکھنے والی 60 فیملیز کے 233 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا کے دست مبارک سے قلم کا تحفہ وصول کیا اور چھوٹی عمر کے بچوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد طٰہٰ'' میں تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فیملی و انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سنگاپور کے دوران مختلف شعبوں میں ڈیوٹی کے فرائض

ادا کرنے والے احباب، خدام اور لجنہ نے شعبہ وائز ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لجنہ کے درج ذیل شعبوں نے ملاقات کا شرف پایا: شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ رہائش، Lajna Co-ordinator، شعبہ سیکورٹی، شعبہ ڈسپلن ، شعبہ ضیافت، شعبہ رجسٹریشن، میڈیکل لجنہ ٹیم، شعبہ مہمان نوازی، شعبہ رجسٹریشن انڈونیشیا لجنہ، شعبہ ملاقات لجنہ وغیرہ۔

مرد احباب کے درج ذیل شعبوں نے ملاقات کی سعادت پائی۔ شعبہ رجسٹریشن، شعبہ مہمان نوازی، شعبہ سیکیورٹی خدام الاحمدیہ، میڈیکل ٹیم، شعبہ ملاقات ٹیم، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ رہائش، شعبہ استقبالیہ تقریب آرگنائزنگ کمیٹی۔

اس طرح آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 12 فیملیز اور 24 مختلف شعبوں اور ڈیپارٹمنٹس کے 178 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کا یہ آخری سیشن آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ تمام شعبوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اعلان نکاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے آئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل حضور انور کی اجازت سے مکرم حسن بصری صاحب مبلغ سنگاپور نے تین نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

شمع خلافت کے پروانے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سنگاپور کے دوران انڈونیشیا اور ملائشیا سے قریباً تین ہزار احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار اور حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویت نام، فلپائن، برونائی، پاپوانیوگنی، سری لنکا، بنگلہ دیش، میانمار (برما)، انڈیا، ہانگ کانگ سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے سنگا پور پہنچیں۔ علاوہ ازیں جرمنی، ڈنمارک، دوبئ اور عمّان سے بھی بعض احباب اور فیملیز سنگاپور پہنچیں۔ انڈونیشیا سے اس دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے 88 جماعتوں سے قریباً اڑھائی ہزار کے لگ بھگ افراد اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے سنگاپور پہنچیں۔ چند جماعتوں کے نام یہ ہیں:

Bogor, Bontang, جکارتہ، Bandung, Ciherang,Cirebon, Depok, Garut, Kaban, Kawalu, Kemang, Kendari, Lebak, Makassar, Mataram, Paoang, Serang, Serua, Singaparna, Surabaya, Tambun, Yogyakarta, Batam, Papua, Medan, Hinai, Tanjung Bali, Bojong, Lampung, Lombok, Melak, Trisi وغیرہ ۔

انڈونیشیاء کی اسّی (80) جماعتوں اور شہروں اور جزائر سے آنے والے احباب اور فیملیز میں سے بعض نے بڑے لمبے سفر طے کئے اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے شوق میں سنگاپور پہنچے۔

جماعت Manokwari West Paplea سے آنے والی فیملیز تین جہاز بدل کر اور ساڑھے سات گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر طے کر کے سنگاپور پہنچیں۔

جماعت East Kalimantan سے نو افراد پر مشتمل آنے والے قافلہ نے چھ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا اور ساڑھے تین گھنٹے ہوائی جہاز کا سفر طے کر کے سنگاپور پہنچا۔

جماعت Melak سے آنے والے احباب نے بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر کیا اور پھر دو جہاز بدل کر ساڑھے تین گھنٹے مزید جہاز کا سفر طے کیا اور سنگاپور پہنچے۔

North Sumatra سے آنے والے احباب نے پہلے چھ گھنٹے سمندر کے ذریعہ سفر طے کیا پھر مزید بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کر کے یعنی کل 18 گھنٹے کے سفر کے بعد سنگاپور پہنچے۔

جماعت Sintang سے آنے والوں نے پہلے بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا پھر اڑھائی گھنٹے جہاز کا سفر طے کیا اور دو جہاز تبدیل کرتے ہوئے سنگاپور پہنچے۔

جزیرہ North Sulawesi سے آنے والے احباب اور فیملیز نے پہلے چھ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا اور پھر پانچ گھنٹے جہاز کا سفر طے کر کے سنگاپور پہنچیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ Nias (نارتھ سماٹرا) سے آنے والے قافلہ نے پہلے دس گھنٹے بذریعہ سمندر بحری جہاز سفر طے کیا، پھر دس گھنٹے تک بذریعہ سڑک سفر طے کیا۔ اس کے بعد پھر چھ گھنٹے بذریعہ سمندر سفر طے کیا۔ اس کے بعد مزید بارہ گھنٹے بذریعہ سڑک سفر طے کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 38 گھنٹے کا سفر طے کر کے یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے آئے اور پھر اتنا ہی طویل اور تھکا دینے والا سفر کر کے یہ لوگ واپس جائیں گے۔

اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات سے ان کی ساری تھکاوٹ دور ہوگئی۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک صاحب M. Syarief صاحب نے بتایا کہ میں اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملا ہوں۔ ملاقات کر کے میری ساری مشکلات اور تھکاوٹ دور ہوگئی۔ مجھے اتنی خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میں Bangke Island سے 30 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں پہنچا ہوں اور اس سفر کا بڑا حصّہ سمندری سفر ہے۔ صرف یہی غرض تھی کہ زندگی میں ایک دفعہ حضور سے مل لوں۔ بس اب یہی خواہش ہے کہ حضور ہمارے پاس انڈونیشیا بھی آئیں۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست بتانے لگے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا خواب پورا کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ حضور کے ہاتھ کو بوسہ دے رہا ہوں۔ آج اللہ نے یہ خواب پورا کر دیا۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا اور حضور انور کے دست مبارک پر بوسہ دیا۔ حضور کا چہرہ مبارک پرنُور نظر آرہا تھا۔ آج میں بے انتہا خوش ہوں۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک میاں بیوی نے بتایا کہ ہمارے لئے سب سے قیمتی تحفہ حضور انور سے ہماری ملاقات ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے محض اپنے فضل سے ملاقات کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور سے ملاقات کے بعد ہمیں سکون اور اطمینان عطا ہوا ہے اور ہماری ساری پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔ تیرہ سال سے ہماری اولاد نہیں ہے۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ مجھے امید ہے اب حضور کی دعاؤں سے ہمارے ہاں اولاد ہوگی۔

جماعت Sosa انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ حضور انور سے ملنے کے لئے بڑی تڑپ تھی لیکن میرے پاس رقم نہیں تھی۔ سفر کرنے کے لئے کرایہ بھی نہیں تھا۔ لیکن میں نے عہد کیا کہ ہر صورت جانا ہے اور اپنے آقا سے ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ میرے پاس ایک قطعہ زمین تھا۔ میں نے اُسے فروخت کر دیا اور اُس رقم سے ٹکٹ خرید کر سنگاپور آ گیا۔ اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ ملاقات کی اب میری زندگی کی جو خواہش تھی وہ پوری ہوگئی۔

ملک پاپوا نیو گنی سے آنے والے دوست Selamet صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں حضور انور کو ہم صرف MTA پر دیکھتے تھے اور حضور انور کے خطبات سنتے تھے۔ آج میری زندگی میں یہ پہلا موقع آیا ہے کہ میں حضور انور سے ملا ہوں۔ اپنی آنکھوں سے حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بات کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

انڈونیشیا سے آنے والے ایک دوست Tahir. A صاحب نے بتایا کہ میں ایک عرصہ سے حضور انور کو MTA پر دیکھا کرتا تھا۔ حضور انور سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ آج ملاقات کے بعد مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ فرط جذبات سے ان صاحب سے بات نہیں ہورہی تھی۔ کہنے لگے کہ اب بس یہی خواہش ہے کہ ہر روز اپنے آقا کا دیدار کروں اور حضور کی مبارک آواز کو سنتا رہوں۔

انڈونیشیا سے Djumaed صاحب نے بتایا کہ میری اور بیوی کی صرف دو خواہشات تھیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو۔ اور دوسرے ہمیں حج کرنے کا موقع ملے۔ الحمد للہ۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کی پہلی خواہش پوری ہوگئی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور سے ملے ہیں۔ یہ ملاقات ہمارے لئے بہت ہی ایمان افروز ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک نور تھا۔ جس سے ہمیں بہت تسکین قلب ملی اور ہمارا دل اطمینان سے بھر گیا۔ ہمیں اتنی زیادہ خوشی ہے کہ ہم بیان نہیں کرسکتے۔

......☆......☆......☆......

پھر ملائشیا سے آنے والے پانچ صد سے زائد احباب، فیملیز، مرد وخواتین اور بچے بچیاں بڑے لمبے سفر طے کر کے سنگاپور پہنچے تھے۔

Sabah سے آنے والے 1445 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے۔ Perlis سے آنے والی فیملیز نو سو (900) کلومیٹر کا سفر ٹرین کے ذریعہ 22 گھنٹے میں طے کر کے سنگاپور پہنچیں۔ Kuala Lumpur سے آنے والے افراد نو گھنٹے کا سفر ٹرین کے ذریعہ طے کر کے پہنچے۔ اسی طرح جماعت Perak سے آنے والوں نے بذریعہ سڑک چھ گھنٹے اور جماعت Penang سے آنے والوں نے سات گھنٹے کا سفر کیا اور جماعت Selangor سے آنے والی فیملیز نے نو گھنٹے کا سفر بذریعہ ٹرین طے کیا۔ ملائشیا کی آٹھ جماعتوں سے لوگ بڑے لمبے سفر کر کے محض اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے اور چند لمحات اپنے آقا کے قرب میں گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔

انڈونیشیا ہو، ملائشیا ہو یا اس ریجن کے دوسرے ممالک ہوں ان ممالک سے آنے والے احباب، فیملیز، مرد وخواتین، بوڑھے، جوان، بچے، بچیاں سبھی جانتے تھے کہ اپنے پیارے آقا کے قرب میں زندگی کے جو چند لمحات، چند ساعتیں گزریں گی۔ وہی ہماری ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور انہی مبارک گھڑیوں کے لئے ہم تھکا دینے والے طویل ترین سفر طے کر کے یہاں آئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند لمحات گزارے اور برکتیں اور سعادتیں پائیں۔ حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں جو ہمیشہ ان کے گھر کی زینت بنی رہیں گی۔ اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ تحائف حاصل کئے، اپنے آقا کے ہاتھوں کو بوسے دیئے اور جب یہ ملاقات کر کے باہر آتے تو ان کے خوشی سے بھرے ہوئے چہرے اور آنکھوں سے بہنے والے آنسو اور جذبات سے بھرے ہوئے دل، بزبان حال ان کی دلی کیفیت بیان کرتے۔ یہ سبھی بہت ہی خوش نصیب تھے کہ چند گھڑیوں میں بے انتہا برکتیں پا گئے۔ اپنا دین بھی سنوار گئے اور دنیا بھی سنوار گئے۔ اللہ ان برکتوں اور سعادتوں کو ان کے لئے دائمی بنادے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ (آمین)

30 ستمبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور ''نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

❁...... بعد ازاں **نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت موصیان کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ جب حضور انور نے وصیت کے بارہ میں تحریک فرمائی تھی اس وقت موصیان کی تعداد دو ہزار تھی۔ اب اس میں تین ہزار کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے چندہ دہندگان کی تعداد بائیس ہزار ہے اس کے نصف تک پہنچیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک ''ایڈیشنل سیکرٹری وصایا'' بنائیں تا کہ کام میں اضافہ ہو اور آپ جلد اپنے پچاس فیصد ہدف تک پہنچیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری مال** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کا چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا چندہ کا معیار بھی بڑھائیں اور چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی اضافہ کریں۔ یہ تعداد تو اب بہت بڑھنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا بجٹ آسانی سے پانچ سے دس فیصد بڑھ سکتا ہے۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اس سال انڈونیشیا میں 329 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور جن جن علاقوں میں بیعتیں ہوئی ہیں وہاں کے مبلغین اور لوکل معلّمین کا ان سے رابطہ ہے اور باقاعدہ تعلّق ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو ''**ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین**'' ہے اس کا بھی کام ہے کہ ہر نومبائع سے رابطہ اور تعلق قائم رکھے۔ تمام جماعتوں کے جو یہ سیکرٹری ہیں وہ رابطہ رکھیں۔ آجکل تو فون ہے، فیکس ہے، دوسرے ذرائع ہیں جن سے بآسانی رابطہ قائم ہوسکتا ہے۔ اب ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ ان کی تربیت کریں، مخالفت سے یہ نئے لوگ گھبرا جاتے ہیں۔

❁...... حضور انور نے فرمایا آپ کا باقاعدہ نظام قضاء ہونا چاہیے۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری اشاعت** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی اور کون کون سی کتب کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں ہو چکا ہے۔ سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ اب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نو (9) کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے جن میں رسالہ الوصیّت، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی، ایک غلطی کا ازالہ، ضرورت الامام اور فتح اسلام وغیرہ شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقۃ الوحی کا بھی انڈونیشین زبان میں ترجمہ کریں کیونکہ یہ کتاب بہت سارے سچائی کے نشانات پر مشتمل ہے اور بہت سی غلط فہمیاں دور کرتی ہے۔ اس کتاب میں بہت ساری پیشگوئیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اس کتاب کو پڑھنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا ہے کہ جو احمدی بھی اس کو پڑھتا ہے وہ ہر سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ اس کو بار بار پڑھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی جو ترجمہ کمیٹی ہے اس کو ٹاسک دیں کہ وہ اس کا ترجمہ جلد کرے۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ Essence of Islam کے پہلے دو Volume کا انڈونیشین ترجمہ امسال شائع ہو جائے گا۔ اس پر **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ وہ نوجوان جن کی انگریزی زبان اچھی ہے ان سے تراجم کے کام لیں اور ان کے ساتھ مبلغ لگائیں اور یہ سب مل کر ترجمہ کریں۔ جو بوڑھے اور پرانے لوگ ہیں ان کے تجربہ اور رہنمائی سے تو ضرور فائدہ اٹھائیں لیکن ان کو اب ریٹائر کریں اور ان کی جگہ نئے لیں۔ امریکہ اور کینیڈا میں نوجوان ہیں ان کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جو تراجم کے کام کر رہی ہیں۔ اب بہت تیزی سے کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے کام کے لئے نوجوان طبقہ لیں اور ان کی ٹیمیں بنائیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ ''تذکرہ'' کے امسال شائع ہونے والے نئے ایڈیشن کا ترجمہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔

❁...... حضور انور نے فرمایا لجنہ سے بھی انتخاب کر کے تراجم کا کام لیں۔ لجنہ اچھا ترجمہ کرتی ہیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان بھی لیں۔

حضور انور نے **صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا** سے دریافت فرمایا تو صدر صاحب نے بتایا کہ ہم نے امتحان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' رکھی ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** نے فرمایا کہ آپ ایک دفعہ تو ساری کتاب نہیں رکھ سکتے۔ ایک سال میں اس کتاب کو تین حصّوں پر تقسیم کر کے اس کے تین امتحان لے لیں اور اس طرح مکمل کر لیں اور ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے انعامات بھی رکھیں۔

❁...... **حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان میں بہت سی نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہاں سے اپنی لائبریریوں کے لئے منگوائیں۔ ورنہ سافٹ کاپی وہاں سے منگوا کر یہاں اپنی ضرورت کے مطابق پرنٹ کروالیں۔ یہاں کاغذ اور طباعت سستی ہے۔**

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ کتاب World Crisis And The Pathway To Peace کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ پڑھے لکھے طبقہ کو دیں اور سیاستدانوں، پالٹیشن کو دیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ آپ کے یونیورسٹی، کالجز اور سکول جانے والے طلباء اور طالبات کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔ اور اس ریکارڈ کو ساتھ ساتھ update کرتے رہا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ بھی طلباء میں ایوارڈ دیئے جانے کا سسٹم جاری کریں۔ طلباء کو اُن کی اعلیٰ اور غیر معمولی کامیابی پر ایوارڈ دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ امسال دو صد کے قریب طلباء یونیورسٹی جائیں گے۔ **حضور انور نے فرمایا** پھر آپ نے یہ بھی جائزہ تیار کرنا ہے کہ کس مضمون میں کتنے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کس فیلڈ میں کتنے کتنے طلباء ہیں۔

❁...... امیر صاحب انڈونیشیا نے عرض کیا کہ جامعہ انڈونیشیا میں اچھے کوالیفائیڈ اساتذہ کی کمی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی ہدایات عطا فرمائیں۔

❁...... حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ مجلس ''نصرت جہاں سکیم'' کی طرح یہاں انڈونیشیا میں بھی سکولز اور کلینک کا اجراء کیا جائے۔ یہاں اس کی بڑی ضرورت ہے اور بعض علاقے ان سہولیات سے محروم ہیں۔

اس پر حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ پرائمری سکولز اور کلینک کے قیام کا جائزہ لیں اور اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ کیا یہاں کے لئے مشنری، ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو ویزا مل سکتا ہے اور وہ یہاں خدمت کے لئے آسکتے ہیں؟ اس کا جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہیومینٹی فرسٹ اگر رجسٹرڈ ہے تو یہ بھی سکول کھول سکتی ہے۔ افریقہ میں سیکنڈری ہائی سکول، پرائمری سکول اور ووکیشنل سکول چلا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے بھی جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آپ کا گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ اچھا تعلق اور رابطہ ہونا چاہئے۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو گورنمنٹ حکّام سے اچھا رابطہ اور تعلق بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: سیکرٹری تعلیم صاحب طلباء کو Encourage کریں کہ وہ پبلک سروس میں جائیں، پولیٹکس میں جائیں۔ آرمی، نیوی اور ایئر فورس میں جائیں اور ملک کی خدمت کریں۔ احمدی ہر فیلڈ میں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: کونسلنگ کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ طلباء کی کونسلنگ کرے کہ کونسا پروفیشن اختیار کرنا ہے اور آئندہ کس فیلڈ میں جانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے جو اچھے طالبعلم ہیں وہ اسّی فیصد سے زائد لے رہے ہیں۔ کئی ایسے ذہین اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء ہوں گے جو مالی تنگی کی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ تو میں نے آپ کی طرف سے کسی ایسے طالبعلم کے لئے سکالر شپ کی درخواست نہیں دیکھی۔ اگر کوئی ایسا کیس ہے کہ امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے معیار پر پورا اترتا ہے اور وہاں پڑھنا چاہتا ہے تو پھر مجھے لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت آپ کے پاس دو واقف نو، ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ یہ دونوں مل کر جماعت کے لئے کلینک کھولیں اور کام کریں۔ حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ اگر ایک سال تک آپ نے کلینک / ہسپتال نہ کھولا تو میں ان دونوں ڈاکٹرز کو افریقہ خدمت کے لئے بھجوا دوں گا۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ جماعت کا ہسپتال اپنے سینٹرز میں کھولا جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تجویز مجلس عاملہ میں رکھیں۔ مجلس شوریٰ میں رکھیں کہ ہسپتال کہاں کھولنا ہے اور اس کے لئے فنڈز کہاں سے ادا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں ہم نے شہروں سے باہر ہسپتال کھولے ہیں تاکہ غرباء کی مدد ہو۔ اس لئے ہسپتال کے قیام کے لئے زمین شہر سے باہر تلاش کریں۔

❁...... حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سال 2025ء میں انڈونیشیا میں جماعت کے قیام کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت انڈونیشیا صد سالہ جوبلی منانے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ ہماری ایک تجویز اور پروگرام یہ بھی ہے کہ 2025ء تک 100 ڈاکٹر، 100 انجینئرز، 100 سائنٹسٹس، 100 وکلاء وغیرہ تیار کریں۔

اس تجویز پر **حضور انور نے فرمایا** کہ اسے مجلس شوریٰ میں رکھیں۔ اگر آپ اس ٹارگٹ کو حاصل کر لیں تو انڈونیشیا دنیا میں پراگرس کے لحاظ سے سب سے اوّل جماعت ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اس عرصہ میں پانچ پرائمری سکول کھولیں اور دو کلینک / ہسپتال بنائیں اور آپ کے یہ ہسپتال ریموٹ ایریا میں ہوں تاکہ غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

❁...... **حضور انور نے سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو فرمایا** کہ آپ کے پاس رشتہ ناطہ کے لئے جو فہرستیں تیار ہیں وہ تبشیر ''انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی'' ربوہ کو بھجوائیں۔ فہرست میں جو نام شامل ہیں ان کے کوائف بھی ساتھ بھجوائیں۔

❁...... حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مبلغ کی بیوی اگر کام کر رہی ہے تو پھر ان کے تبادلوں کی صورت میں ان کے کام پر اثر ہوتا ہے۔ بعض مشکلات سامنے آتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مبلغ کی بیوی کو جماعتی کاموں میں مبلغ کی مدد کرنی چاہیے۔ لجنہ اور بچیوں کی تربیت کے لئے کام کرنا چاہیے۔ لیکن اسے ملازمت کرنے سے روک نہیں سکتے۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ کتاب ''مالی نظام'' کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ حاصل کریں اور پڑھیں اس سے آپ کو تمام چندوں اور ان کی شرح اور دیگر تفصیل کا علم ہو جائے گا۔ آپ اس کتاب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر لیں۔

❁...... **وصیت کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا** کہ وصیّت تو 1/10 کی ہوگی۔ یہ کم نہیں ہو سکتی اور نہ کم ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو کام نہیں کرتا اور کماتا نہیں جیسے House Wife ہیں تو ان کے روزانہ کے اخرجات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف ممالک میں ایک معیار قائم کیا گیا ہے۔ یوکے میں کم از کم £150 ہے اور امریکہ میں یہ معیار 250 یو ایس ڈالرز ہے، آپ انڈونیشیا میں بھی اس کا جائزہ لے کر بتائیں اور پھر مرکز اس کا فیصلہ کرے گا کہ قابل قبول ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تین ہی صورتیں بنتی ہیں۔

پہلی یہ کہ جو کما رہے ہیں ان کی وصیت تو ان کی انکم (income) پر ہوگی۔

دوسری یہ کہ جو کما نہیں رہے ان کی وصیت کم سے کم Wages پر نہیں ہوگی بلکہ اس پر ہوگی جو وہ روزانہ اپنے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جو ان کے روزمرّہ کے اخراجات ہیں۔

تیسری صورت طلباء کی ہے جو اپنے جیب خرچ پر وصیت کر سکتے ہیں۔

❁...... اس سوال کے جواب پر کہ حضور انور انڈونیشیا کب آئیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ کی مجلس عاملہ پلان بنائے کہ فضا اور حالات سازگار ہیں اور میں وہاں آؤں تو آؤں گا انشاء اللہ۔

نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، فلپائن اور میانمار (برما) کے مبلغین اور لوکل معلّمین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، فلپائن اور برما کے مبلغین کرام اور لوکل معلّمین کی اجتماعی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔

❁...... بعد ازاں ایک معلّم نے عرض کیا کہ ایک نئے جزیرے میں کام کر رہا ہوں۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جماعت قائم ہو جائے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁...... ایک اور معلّم نے عرض کیا کہ میں ایک نئی جگہ پر ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁...... بعض معلّمین نے اپنے اپنے علاقہ میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین اور معلّمین کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں ایسے پروگرام بنائیں جو جماعت کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ باقاعدگی سے ہونی چاہئے اور اپنی جماعتوں کا MTA کے ساتھ تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔ جن جماعتوں میں MTA نہیں ہے وہاں اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر کے MTA لگوائیں۔

اپنے تعلقات سرکاری افسران سے اس حد تک بڑھائیں جو جماعت کے مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال ہو سکیں۔

اپنے علاقے کے طلباء کو Encourage کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو اچھے ذہین طلباء ہیں ان کو کہیں کہ یونیورسٹی میں جائیں۔ اگر انہیں مالی تنگی کی وجہ سے اخراجات کی ضرورت ہے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کو لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: اکثر جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہاں عاملہ کے ممبران، صدران جماعت کھل کر افسران سے بات نہیں کر سکتے ہوں گے۔ مربیان کا کام ہے کہ وہاں علاقوں کے افسران سے تعلقات بڑھائیں تاکہ اُن سے کھل کر بات کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے دنیاوی تعلقات بناتے ہوئے اپنے اصل مقصد تبلیغ اور تربیت کو نہ بھول جائیں۔ حکمت کے ساتھ تبلیغ کے لئے مختلف راستے نکالے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حکمت سے کام لو گے تو تمہارے دشمن بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اس لئے حکمت کے ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ کریں اور احمدیت کا حقیقی اور سچا پیغام پہنچائیں۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

تنزانیہ کے صوبہ موروگورو (Morogoro) میں شاندار امن کانفرنس کا انعقاد

ریجنل کمشنر، ڈسٹرکٹ کمشنر، میئر، نائب میئر، کونسلرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز سمیت کئی اہم سرکاری و مذہبی لیڈران کی شرکت

یہ کانفرنس تمام مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے قابل تقلید مثال ہے (ریجنل کمشنر)

(آصف محمود بٹ، مبلغ سلسلہ احمدیہ، موروگورو تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے ریجن موروگورو کو مورخہ 7۔اپریل 2013ء بروز اتوار بمقام جامعہ احمدیہ ایک امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

تیاری

ایک خصوصی کمیٹی نے سرکاری و غیر سرکاری عہدیداران سے وفد کی صورت میں ملاقات کر کے امن کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی نیز موروگورو میں موجود مختلف مذہب اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے سربراہوں اور نمائندگان کو تحریری دعوت نامے دیئے گئے۔ اسی طرح پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے نمائندگان سے بھی رابطہ کیا گیا اور کوریج کی دعوت دی گئی۔

پروگرام کا آغاز

پروگرام کا آغاز 4:30 بجے لوائے احمدیت اور ملکی پرچم لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ امیر و مشنری انچارج تنزانیہ مکرم و محترم طاہر محمود چوہدری صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا، جبکہ تنزانیہ کا پرچم ریجنل کمشنر مکرم و محترم "Joel Bendera" صاحب نے لہرایا۔ اس خوبصورت لمحہ کو مختلف ٹی وی چینل نے ریکارڈ کیا اور بعد میں اپنی نشریات میں دکھایا۔

امن کے موضوع پر اجلاس کا باقاعدہ آغاز امیر صاحب تنزانیہ اور سرکاری مہمان ریجنل کمشنر آف موروگورو کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور اسکے سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے امن و سلامتی، اخوت و محبت اور باہمی رواداری کے موضوع پر کی۔ آپ کی تقریر قرآنی آیات، اسوۂ نبی کے مقدس واقعات اور خلیفہ وقت کے عدل و انصاف کے قیام پر، نہائت خوبصورت اور جاندار اقتباسات سے مزین تھی۔ حاضرین جلسہ نے آپکی تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ بالخصوص ریجنل کمشنر آف موروگورو نے امیر صاحب کی تقریر کا ذکر اپنی تقریر میں کئی بار کیا اور کہا کہ امن کے اس حسین پیغام کی آج دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

دوسری تقریر محترم بکری عبیدی کلوٹا صاحب نے "امن عالم" کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد بعض سرکاری مہمانان کی مختصر تقاریر ہوئیں جن میں بعض سرکاری اور مذہبی لیڈران بھی شامل تھے۔ بعض خصوصی مہمانان کے اسماء جنہوں نے تقاریر کیں، درج ذیل ہیں۔

میئر آف موروگورو مکرم امیر نونڈو صاحب، نائب میئر موروگورو، موروگورو کے دو (۲) کونسلرز، پادری آف رومن کیتھولک، پنڈت آف ہندومت۔

کانفرنس کے آخر پر ریجنل کمشنر صاحب نے ایک خوبصورت تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو اس کامیاب امن کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ کانفرنس تمام مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔ اور دوسرے مذاہب اور تنظیموں کو بھی جماعت احمدیہ کی پیروی کرتے ہوئے اس طرح کے پروگرام کرنے چاہیں۔ اور جماعت کے ماٹو 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کے مطابق زندگیاں گزارنی چاہئیں۔

امن کانفرنس کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے مہمان خصوصی اور بعض دوسرے معزز مہمانان کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا جس کے بعد آپ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

بک سٹال اور مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کی نمائش

امن کانفرنس کے دن بک سٹال اور قرآن مجید کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ہر آنے والا مہمان اس نمائش کو دیکھتے ہوئے گزرتا تھا۔ تمام شاملین جلسہ اور امن کانفرنس نے اس سٹال کا وزٹ کیا۔ خاص طور پر ریجنل کمشنر، ڈسٹرکٹ کمشنر اور میئر صاحبان کو اسٹال کا وزٹ کروایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام افراد کو جماعتی تعارف پر مشتمل پمفلٹس اور امن کے موضوع پر پمفلٹس جو سواحیلی زبان میں تیار کیے گئے تھے تحفۃً دیے گئے۔

میڈیا کوریج

امن کانفرنس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے زبردست کوریج دی۔ لاکھوں افراد تک جماعت کا تعارف اور پیغام بڑے وسیع پیمانہ پر پہنچا۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان نے امن کانفرنس میں شرکت کی اور کارروائی کو ریکارڈ کیا۔ تنزانیہ کے دو بڑے ملکی اخبارات Mwananchi,Habari leo ، چار ریڈیوز Radio One, Radio Abood ، Radio, T.B.C.Radio Uhuru تین ٹی وی چینلز .T.V .IT.V., Channel 10, Aboo نے نیوز شائع کیں۔

تنزانیہ کے معروف سواحیلی اخبار Habari leo نے لوائے احمدیت اور تنزانیہ کے جھنڈے کے لہرانے کی تقریب کی شاندار تصویر شائع کی۔ اور لکھا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے جلسے میں تمام مذہبی راہنماؤں کو پیار و محبت اور امن و سلامتی کے قیام کی تلقین کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے مطابق لوگوں میں باہمی اخوت و محبت اور امن و آشتی پھیلانے کی تبلیغ کریں۔ اخبار نے لکھا کہ یہی جماعت ہے جو ہر سال اس مقصد کے لئے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک جگہ جمع کرتی ہے تا سب مل کر ملک اور دنیا میں امن و امان کی فضا کے قائم کرنے کے لئے کوششیں کرتے رہیں۔ اس کانفرنس کا مرکزی نقطہ بھی محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں، تھا۔ اخبار نے کانفرنس میں خطاب کرنے والے عیسائی پادری مکرم Nicholas Myanga صاحب کے حوالے سے لکھا کہ مذہبی راہنما معاشرے میں نفرت و اختلاف پیدا کرنے کی بجائے امن و محبت کا درس دیں کہ یہی چیز امن کے مستقل قیام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کے امیر مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے حاضرین جلسہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ باہمی پیار و محبت سے ہی ہم ایک پرامن اور خوبصورت معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

پورے تنزانیہ میں دیکھے جانے والے ٹی وی چینل ITV اور Channel 10 نے امن کانفرنس کو بھرپور کوریج دی نیز ریجنل ٹی وی چینل Abood نے بھی امن کانفرنس کی خبر تفصیلی طور پر ایک ہفتہ میں چار مرتبہ دکھائی۔

حاضری

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 165 غیر از جماعت احباب شامل ہوئے اور کل حاضری 276 رہی۔ الحمدللہ۔

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، کانفرنس کے دوررس اثرات ظاہر فرمائے اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو ساری دنیا پر جلد کامل غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر105)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفینِ احمدیت کا ذکر فرماتے ہوئے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں:

''یہ خدا ہی کے سلسلہ میں برکت ہے کہ وہ دشمنوں کے درمیان پرورش پاتا اور بڑھتا ہے......اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں، وہ ضائع نہیں ہوسکتیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں اور انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اُس کو نیست و نابُود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوتِ یقین کو بڑھاؤ گے، اسی قدر دل روشن ہوگا۔''

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ:191/ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اگست اور ستمبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے تعلق رکھنے والے کچھ واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنی حفظ و امان میں رکھے، دشمن کو اس کے برے ارادوں میں ناکام و نامراد کرے اور ہمیں اپنی قوتِ یقین بڑھانے اور دلوں کو روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

....

❁......**راولپنڈی:** احمدیوں نے انتظامیہ سے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں واقع اپنی مسجد 'ایوانِ توحید' میں نمازِ عید کی ادائیگی کی اجازت مانگی تو انہیں اس حق سے بدستور محروم رکھا گیا۔ روزنامہ The Express Tribune نے اپنے 12/ اگست 2013ء کے شمارے میں اس واقع کے بارے میں ایک خبر شائع کی جس کے کچھ حصے ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں:

''عید کی نماز کی ادائیگی: ہر کسی کو اس کی اجازت نہیں

راولپنڈی میں احمدیوں کی مرکزی عبادت گاہ 'ایوانِ توحید' کی طرف جانے والی گلیوں اور سڑکوں پر عید الفطر سے صرف ایک روز قبل ایک مرتبہ پھر ایسے بینرز آویزاں کردیے گئے جس میں احمدیوں کی 'خلافِ قانون حرکات' کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ عمل احمدیوں کے مقامی انتظامیہ سے اپنی عبادتگاہ (احمدیوں کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال کرنا خلافِ آئین شمار کیا جاتا ہے) میں نمازِ عید کی ادائیگی کی اجازت مانگنے کے ردِّعمل کے طور پر کیا گیا تھا۔ یاد رہے اس جگہ پر گزشتہ دو سال سے احمدیوں کو عبادت کرنے (احمدیوں کے لئے 'نماز ادا کرنے' کا لفظ استعمال کرنا خلافِ آئین شمار کیا جاتا ہے) کی اجازت نہیں۔

اگرچہ احمدیوں کو انتظامیہ کی طرف سے علاقہ میں امن وامان کی صورتِ حال پر قابو رکھنے کے پیشِ نظر نمازِ عید کی ادائیگی کی اجازت نہ دی گئی لیکن اسی انتظامیہ نے ایک مقامی تاجر ایسوسی ایشن جو کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتی ہے کو احمدیوں کے خلاف نئے سرے سے نفرت پھیلانے کا موقعہ فراہم کردیا۔

احمدیوں کو گزشتہ دو سال سے عسکری لحاظ سے پاکستان میں مرکزی حیثیت رکھنے والے شہر راولپنڈی میں اپنی مرکزی عبادتگاہ میں عبادت کی اجازت نہیں دی جا رہی کیونکہ 'ایکشن کمیٹی' کی طرف سے لگاتار دھمکیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اس کمیٹی کا مطالبہ ہے کہ اس عمارت کو سِیل (seal) کردیا جانا چاہیے۔

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین نے ہمارے نمائندے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے ممبران کے لئے یہ بات نہایت افسوسناک صورت اختیار کرگئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعتِ احمدیہ اس نفرت انگیز تحریک کے پیچھے کارفرما عوامل سے کوئی لڑائی نہیں چاہتی۔ نیز یہ کہ راولپنڈی میں واقع احمدیوں کی دوسری مسجد میں 200/افراد نماز ادا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جن احمدیوں کے لئے ممکن ہوا وہ اسلام آباد جا کر نمازِ عید ادا کر آئے جبکہ جن کے پاس سفری سہولیات میسر نہ تھیں انہوں نے عید کا دن نمازِ عید ادا کئے بغیر گھروں میں ہی گزار دیا۔ انہوں نے شہر کی انتظامیہ کے اس معالے پر غیر ذمہ دارانہ رویہ کی مذمت کی۔ احمدیوں کو نمازِ عید کی اجازت نہ دینے سے انتظامیہ آئین کے آرٹیکل 20/کی خلاف ورزی کی مرتکب ٹھہری ہے۔ اس کے مطابق ہر پاکستانی شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق عبادات بجالائے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں حکومتی انتظامیہ سچائی اور حق کا ساتھ دیتی ہے لیکن یہاں معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے خلاف اٹھنے والی نفرت اور اشتعال انگیز تحریکات کی وجہ سے حکومت بھی ظلم کا ساتھ دے رہی ہے۔

مذہب کی بناء پر امتیازی سلوک

❁......**نواب شاہ، سندھ: اگست 2013ء:** ایک احمدی دوست مکرم محمد امجد صاحب کو مختلف جگہوں سے اپنی نوکری چھوڑنا پڑی۔ اس کی واحد وجہ ان کا احمدی ہونا بتایا جاتا ہے۔ انہیں سکرنڈ شوگر مل اور پھر مظفر گڑھ شوگر مل میں نوکری ملی لیکن مذہبی شدت پسندوں کی دھمکیوں کی وجہ سے انہیں ہر دو جگہوں سے استعفیٰ دینا پڑا۔

محمد امجد ایک محنتی، دیانتدار اور مخلص آدمی ہیں جو اپنے شعبہ میں مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں۔ ایک مذہبی شدت پسند جس کا نام 'مشتاق' بتلایا جاتا ہے کو ان کی لوگوں میں مقبولیت ذرہ نہ بھائی تو اس نے لوگوں کو یہ کہہ کر اکسانا شروع کردیا کہ یہ 'قادیانی' ہیں اس وجہ سے 'واجب القتل' ہیں۔ چنانچہ اس نے محمد امجد کے ڈیپارٹمنٹ انچارج کو جا کر یہی باتیں بتائیں۔ نتیجۃً شعبہ کے انچارج نے انہیں دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ 'اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو یہاں سے خود ہی چلے جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی قتل کردے کیوں کہ تم 'واجب القتل' ہو۔' اس طرح فیکٹری انتظامیہ انہیں زبردستی استعفیٰ دینے پر مجبور کر رہی ہے۔

❁......**بھکر، اگست 2013ء:** مکرم امتیاز احمد خان صاحب جو ریسکیو 1122 میں خدمات بجا لا رہے ہیں نے اپنے فیس بُک کے پیج پر پروگرام 'راہِ ہُدیٰ' کا تعارفی لِنک پوسٹ کردیا۔ یہ پروگرام احمدیہ ٹی وی چینل 'مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ' پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے جس میں احمدیت سے متعلق مختلف سوالوں کے تسلّی بخش جواب دیئے جاتے ہیں۔ ایک ملّاں دین محمد آفریدی نے اس اشتہار پر اعتراض کیا اور ڈی سی او کو اس کے خلاف کارروائی کرنے کی درخواست دی۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر مولویوں کو ساتھ ملا کر انتظامیہ پر دباؤ ڈالا گیا۔ ڈی سی او نے ریسکیو اہلکار کو بلوا کر اس سے معاملہ کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ ملّاں کے دباؤ کی وجہ سے ڈی سی او نے یہ بیان دیتے ہوئے مکرم امتیاز احمد خان کا کسی اور شہر میں تبادلہ کردیا کہ ''میں اپنے ضلع میں امن چاہتا ہوں اور کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ ختمِ نبوّت کے عقیدے کی گستاخی کرتے ہوئے اپنے مذہب کی تبلیغ کرے''۔ یہ تو ایک واقعہ ہے لیکن پاکستان میں انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے افسران آج کل ایسے ہی جواب دے رہے ہیں۔

اس واقعہ سے 1934ء میں ہونے والی احرار کی ایجیٹیشن کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وہ الفاظ یاد آ جاتے ہیں جب آپؓ نے ایسے ہی سرکاری افسران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''پولیس کے بعض افسر اور دوسرے سِول کے بعض افسر جنہیں تنخواہیں تو اس کام کے لئے ملتی ہیں کہ امن قائم رکھیں مگر وہ امن شکنوں کے ساتھ ساز باز رکھتے تھے اور ان لوگوں سے ملے ہوئے تھے......حکومت کے افسروں میں اچھے بھی ہوں گے مگر اس وقت میں بُرے لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں''۔ (حالاتِ حاضرہ کے متعلق جماعتِ احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 507)

احمدیوں کو 'مسلمانوں' کے علاقے میں کاروبار کی اجازت نہیں۔ ایک پریس رپورٹ

❁......**لاہور 23/اگست 2013ء:** روزنامہ The Express Tribune نے گوجرانوالہ (پنجاب) کے ایک احمدی کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی جسے محض احمدی ہونے کی بنا پر اپنا گھر اور اپنی ورکشاپ کو چھوڑ کر گویا جان بچا کر اپنے علاقہ سے نکلنا پڑا۔ یہ رپورٹ 23/ اگست کے شمارہ میں شاملِ اشاعت کی گئی تھی۔

لاہور سے پہنچنے والی تکلیف دہ رپورٹس

صوبہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملّاں کو سرکاری طبقہ کی کھلّم کھلّا حمایت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احمدیوں کے خلاف کارروائیوں میں سرگرمِ عمل ہیں۔ کچھ واقعات کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

❁......**شریف پورہ، 27/اگست 2013ء:** جماعتِ احمدیہ کے خلاف سرگرمِ عمل مُلّاں اس علاقے میں قائم احمدیہ نماز سینٹر کو بند کروانے کے لئے کافی عرصہ سے کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے لوکل انتظامیہ سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا اور لوگوں میں اس نماز سینٹر میں احمدیوں کے نماز بجا لانے کے حوالہ سے پراپیگنڈا کیا اور انہیں احمدیوں کے خلاف اکسایا۔ چنانچہ ڈی ایس پی باغبانپورہ مورخہ 27/ اگست کو اس نماز سنٹر پہنچے اور وہاں موجود تین احمدیوں مکرم اللہ رکھا صاحب، مکرم محمد آصف منیر صاحب اور مکرم میر احمد صاحب کو گرفتار کرلیا۔ انہوں نے احمدیہ مسجد کو تالہ لگایا اور چابی اپنے ساتھ پولیس اسٹیشن لے گئے۔ جب احمدیہ وفد وہاں پہنچا تو اس جگہ کافی تعداد میں غیر احمدی اور سیاسی کارکنان جمع تھے۔ وہ اس بات پر زور دے رہے تھے کہ احمدی لوگ اس عمارت کو رہائشگاہ کے طور پر استعمال کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن اس جگہ نماز باجماعت کی ادائیگی کی وہ ہرگز اجازت نہیں دے سکتے۔ علاقے کے ڈی ایس پی نے بھی غیر احمدیوں کی سائڈ لیتے ہوئے یہی مطالبہ احمدیوں کے سامنے رکھتے ہوئے انہیں اسے ماننے پر مجبور کیا۔ چنانچہ فریقین کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا اور گرفتار شدہ احمدیوں کو رہا کیا گیا۔

❁......**ٹاؤن شپ، 02/اگست 2013ء:** مکرم نذیر احمد نعیم بٹ صاحب احمدی ہیں لیکن ان کے بیٹے احمدی نہیں۔ ان کے بیٹے کے کسی دوست نے اسے بتایا کہ شبّانِ ختمِ نبوت کے فلاں کارکن نے آپ کے والد یعنی مکرم نذیر احمد نعیم صاحب کو گالیاں دی ہیں۔ اس پر اشتعال میں آکر اس نے اس شخص کی پٹائی کردی۔ اس پر اس آدمی نے ختمِ نبوّت کے ملّاں کی مدد سے مکرم بٹ صاحب کے بیٹے کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا۔ اور جیسا کہ ان کا طریق ہے لگ بھگ 60/ملّاں موقع پر جمع ہوگئے۔ ان کا دلچسپ مطالبہ یہ تھا کہ اس نوجوان کے خلاف درج کیے جانے والے مقدمہ میں 'اینٹی احمدیہ آرڈیننس' کی شق بھی شامل کی جائے۔ معاملہ اس وقت رفع دفع ہوگیا جب یہ نوجوان ایک اہلحدیث مولوی کی ہمراہی میں تھانہ میں پیش ہوگیا۔ مکرم نعیم بٹ صاحب کے غیر احمدی عزیزوں نے پولیس کو بتایا کہ تحریکِ ختمِ نبوّت سے تعلق رکھنے والے ملّاں علاقے کے امن وامان میں رخنہ کا باعث بن رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ دورہ از صفحہ15

حضور انور نے فرمایا: ہم مخالفت کی وجہ سے نہ اپنی تبلیغ روک سکتے ہیں اور نہ تربیت کے پروگرام بند کرسکتے ہیں۔ پس سب واپس جا کر اپنے اپنے پلان بنائیں اور تربیتی پروگرام بھی کریں اور حکمت سے تبلیغی پروگرام بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ والصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ جن کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہوچکا ہے وہ کتب پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا: تھوڑی کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں بار بار پڑھ کر اب تک تو آپ کو حفظ ہوجانی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر پر غور کرنے کی کوشش کیا کریں۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری کسی بھی کتاب کو پڑھ لو تو مخالفین کا جواب دے سکو گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں اکثر نوجوان ہیں دو تین مرتبہ پڑھیں گے تو یاد بھی ہوجائیں گی۔ **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ اپنے خطبہ اور درس وغیرہ میں حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے پڑھا کریں کیونکہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا علم کلام ہی قرآن کریم کی اصل تفسیر ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خلیفۃ المسیح کے جو خطبات ہیں ان کے نوٹس بنا کر جماعت کو پہنچایا کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کے حلقہ کی تمام جماعتوں کو پہنچنے چاہئیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی آپ کا پروگرام جو MTA پر ہر مہینہ آتا ہے اور خطبہ جمعہ کا مکمل ترجمہ آتا ہے اپنی ساری جماعتوں کو کہیں کہ وہ یہ ترجمہ سنا کریں اور آپ سب لوگ اپنے نوٹس بھی بنایا کریں۔ کئی مربیان ایسے ہیں جو ہر خطبہ پر نوٹس بناتے ہیں اور پھر سارا ہفتہ ان نوٹس کے مطابق اپنے درسوں اور اجلاسات میں تلقین کرتے رہتے ہیں۔

مبلغین اور معلمین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجے ختم ہوئی۔ اس میٹنگ میں آٹھ ممالک کے 140 سے زائد مرکزی مبلغین اور لوکل معلّمین شامل ہوئے۔ آخر پر سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملک وائز تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ کا ذکرِ خیر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10/مئی 2010ء میں مکرم نذیر احمد سانول صاحب نے اپنے مضمون میں مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ قبل ازیں ان کے بارہ میں ایک مضمون 9/نومبر 2012ء کے شمارہ کے اسی کالم میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔

مکرم مہر مختار احمد صاحب آف باگڑ سرگانہ کی پیدائش 1937ء میں ہوئی تھی۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے۔

خاکسار (مضمون نگار) کے والد مکرم صوفی حافظ محمد یار صاحب 1978ء میں خدائی اشارہ کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دست مبارک پر دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مکرم والد صاحب حافظ قرآن، عالم دین اور صوفی تھے۔ بیعت کرنے پر آپ کی علاقہ میں شدید مخالفت ہوئی۔ اس لئے حضورؒ کی ہدایت پر ہمیں کچھ عرصہ کے لئے باگڑ سرگانہ میں عارضی رہائش اختیار کرنا پڑی۔ اس وقت خاکسار کی عمر 12 سال تھی۔ ہم لوگ مہر صاحب کے ہاں سات ماہ قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ کے دوران آپ کو بالکل قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سات ماہ کے بعد حضورؒ کی خاص توجہ اور دعاؤں کے طفیل ہم اپنے مکان میں واپس آگئے۔ تاہم مہر صاحب سے ملاقات و رابطہ کا یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔

محترم مہر صاحب کی بہادری اور غیرت ایمانی کا واقعہ اس وقت رونما ہوا جب ہم ہجرت کر کے آپ کے پاس باگڑ سرگانہ آگئے تو ہمارے آبائی گاؤں و علاقہ کے معززین، علماء اور پیر اکٹھے ہو کر مہر صاحب کی برادری کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے حافظ صاحب کو ان کے گھر سے نکال دیا ہے لیکن آپ کے ایک مہر مختار احمد صاحب نے ان کو پناہ دے رکھی ہے، ان کو یہاں سے نکالو ورنہ ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات خراب ہوجائیں گے کیونکہ ہمیں بڑا خطرہ یہ ہے کہ حافظ صاحب کے شاگرد و معتقدین قریب ہونے کے باعث حافظ صاحب سے رابطہ میں رہیں گے اور اس طرح وہ بھی بے دین ہو جائیں گے۔ چنانچہ سرگانہ برادری اکٹھی ہو کر مہر صاحب کو سمجھانے لگی کہ حافظ صاحب کو یہاں سے نکال دو ورنہ ہمارے تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ تب آپ نے کہا یہ ہرگز نہ ہوگا۔ پھر انہوں نے دھمکی دی کہ ہم ان کو مار ڈالیں گے۔ مہر صاحب نے کہا یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے، جب تک دم میں دم ہے حافظ صاحب کی حفاظت ہوگی اور آپ پہلے مجھے جان سے ختم کریں گے پھر حافظ صاحب تک پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ برادری ناراض ہو کر واپس چلی گئی۔

مہر صاحب ایک مخلص باپ کے مخلص بیٹے تھے۔ زمیندارہ ماحول میں سچ جھوٹ کا امتیاز نہیں کیا جاتا لیکن آپ ہمیشہ صداقت شعار تھے۔ سچی گواہی دینا اور سچ بات کہنا آپ کا وطیرہ تھا۔ علاقہ میں آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے لوگ مخالف تو تھے ہی لیکن جب کسی کی چوری، جھگڑا اور تصفیہ کا معاملہ ہوتا تو لوگ کہتے ہیں کہ اگر مہر صاحب آپ کے حق میں گواہی دیں یا قسم اٹھا دیں تو ہم اس فیصلہ کو مان لیں گے۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ سے کئی مقدمات، اختلافات اور الجھے معاملات حل ہوئے۔ آپ ہمیشہ مظلوم کا ساتھ دیتے۔ لوگ آپ کے پاس اپنی حاجات لے کر آتے آپ ان کا ساتھ دیتے۔ ظالم کو جا کر سمجھاتے تو اکثر آپ کی صداقت اور شرافت کی وجہ سے ظلم رُک جاتا۔

مہر صاحب پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ مطالعہ وسیع تھا۔ باقاعدہ لائبریری بنائی ہوئی تھی جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کی کتب کے علاوہ دیگر علماء کا پیدا کردہ لٹریچر اور جماعتی رسائل موجود تھے۔ غیر احمدیوں کا لٹریچر بھی آپ زیرمطالعہ رکھتے۔ جماعتی پروگراموں میں اپنے زیراثر دوستوں کو ساتھ لے کر جاتے۔ بات میں تاثیر تھی گفتگو اس انداز سے کرتے کہ سیدھی دل میں اتر جاتی۔ اپنے کلام کو آیات قرآنی، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار سے اس طرح سجاتے کہ سامع آپ سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ ہر جگہ اپنا تعارف بطور احمدی کے کراتے اور اس تعارف کے ساتھ ہی مزید بات کرنے کا موقع بنا لیتے۔ ایک دفعہ یوم تبلیغ کے سلسلہ میں سفر پر جا رہے تھے۔ ویگن میں چند پڑھے لکھے مسافر بھی تھے۔ آپ نے جیب سے کاغذ نکالا اور مجھ سے قلم لے کر ایک مسافر سے پوچھا کہ ''قدرت'' قادیان والے ''ق'' سے لکھتے ہیں یا مکہ شریف والے ''ک'' سے۔ مخاطب صاحب علم تھے۔ اِن کے اس طرز کلام پر بڑے خوش ہوئے اور بات کا سلسلہ ہاتھ آگیا۔ آپ نے اُن سے اس انداز میں بات کی کہ مفصل پیغام پہنچا دیا اور یہ رابطہ مزید رابطوں کا باعث بھی بنا۔ آپ لٹریچر بھی جیب میں رکھتے اور مناسب ہاتھوں تک پہنچاتے رہتے۔ آپ کے لگائے ہوئے پودے آج بھی ثمر دے رہے ہیں۔

مہر صاحب اپنے اخلاص، دیانتداری، قابلیت اور تقویٰ کی بِنا پر ہمیشہ عہدیدار رہے، امیر صاحب ضلع کی عاملہ میں اہم ممبر تھے، ناظم انصاراللہ ضلع بھی رہے، ضلع کی سطح پر قاضی بھی رہے، اپنی ذہانت، زبان کی تاثیر اور معاملہ فہمی کے باعث معاملات کو آسانی سے سلجھا دیتے اور جانبین اپنے اذہان و قلوب میں کوئی تنگی بھی نہ پاتے۔ آپ کے ذاتی اوصاف کی وجہ سے ہر دو پارٹیاں آپ کی ذات کو اپنا ہمدرد، خیرخواہ اور محافظ یقین کرتیں اور اسی بِنا پر فریقین آپ کا فیصلہ دلی خوشی سے تسلیم کرلیا کرتے۔

1974ء کے حالات میں مخالفین نے آپ کا عرصۂ حیات تنگ کردیا تھا، آپ کے پُرجوش مبلغ ہونے کی وجہ سے برادری نے بھی سخت مخالفت کی اور مکمل بائیکاٹ کردیا۔ معاندانہ کارروائیاں بہت بڑھ گئیں تو آپ نے بچوں کے حصول تعلیم اور پاکیزہ ماحول میں پرورش دینے کے لئے اپنا رقبہ فروخت کر کے ربوہ کے ماحول میں رقبہ ٹھیکہ پر لے کر کاشت کرلیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی اور بتایا کہ ''باگڑ سرگانہ'' سے زمین فروخت کر کے ربوہ کے جوار میں ٹھیکہ لے کر فصل کاشت کرلی ہے تو حضورؒ نے اس فیصلہ کو ناپسند فرمایا کہ ''علاقہ کو خالی نہیں چھوڑنا تھا''۔ اس پر آپ نے فوراً تعمیل کی۔ پہلے مالک رقبہ سے ٹھیکہ کی رقم واپس طلب کی۔ اُن کے انکار پر آپ کھڑی فصل چھوڑ کر اور ٹھیکہ کی رقم لئے بغیر واپس اپنے وطن باگڑ سرگانہ آگئے اور کوشش کر کے اپنی فروخت شدہ زمین مہنگے داموں خرید کی اور حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کے ارشاد پر تعمیل کرلی ہے اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

کچھ عرصہ خاکسار کو دفتر امارت ضلع خانیوال میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مَیں امیر صاحب کا جب اور جس وقت کوئی پیغام لے کر حاضر ہوا تو مہر صاحب اُسی وقت بلاتاخیر کام کی تکمیل کے لئے چل پڑتے اور کوئی ضروری تیاری بھی نہ کرتے۔ کہا کرتے تھے کہ اصل اطاعت وہ ہوتی ہے کہ امیر دیکھ نہ بھی رہا ہو تو اس کا پیغام کان میں پڑتے ہی چل پڑو کیونکہ یہی خلیفہ، رسول اور خدا کی اطاعت ہے۔

پھر جہاں بھی آپ جاتے، پہلا فقرہ یہی کہتے کہ ہم امیر صاحب کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے آگئے ہیں۔ اس بات کا جماعت کے افراد پر بڑا اثر ہوتا اور وہ مقررہ کام میں بہت تعاون کرتے۔

مہر صاحب بنی نوع انسان کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ صاحب علم ہونے کی برکت سے علاقہ کے مظلوم افراد آپ کا سہارا لیتے۔ آپ درست مشورہ دیتے، مقدمات میں گھرے ہوئے غریب لوگ آپ سے اپنے مقدمات کے سلسلہ میں مدد چاہتے، تو آپ ان کی ہر ممکن امداد کرتے، وکیل کرا دیتے، علم دوست ہونے کی بِنا پر آپ کا حلقہ احباب تعلیم یافتہ طبقہ تھا۔ ڈاکٹرز، وکلاء اور دانشوروں کے ساتھ آپ کی مجالس ہوتی تھیں۔ اس لئے مقدمات میں جکڑے غریب لوگوں کو آپ سستا اور معقول وکیل کرا دیتے اور گاہے بگاہے مقدمہ کا پتہ معلوم کرتے رہتے۔ جب فریق ثانی کو علم ہوتا کہ مہر صاحب نے فریق اول کا ساتھ دیا ہے تو اکثر وہ خود ہی آپ کے ہاں چلے آتے تو آپ دونوں کا تصفیہ کرا دیتے، اس طرح فریقین کے قیمتی وقت اور سرمایہ کی بچت ہو جاتی۔

مہر صاحب نے باگڑ سرگانہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے پختہ مسجد تعمیر کی جس میں پانچ وقت باجماعت نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی جس میں ملحقہ جماعتوں سے بھی احباب شامل ہوجایا کرتے۔ آپ کی دعاؤں اور دعوت الی اللہ سے آپ کے بھتیجے بھی جماعت میں شامل ہوگئے۔ برادری کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ ایک بار پھر مخالفت زور پکڑ گئی۔ برادری نے کافی زور لگایا کہ نومبائع واپس آجائے۔ برادری نے اپنے علماء بھی بلائے جو دلائل کے میدان میں عاجز آگئے تو برادری کو اس بات پر اُکسا کر گئے کہ احمدیہ مسجد کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ مخالفین نے مسجد مسمار کردی۔

28 جولائی 2004ء کی رات محترم مہر مختار احمد صاحب آف باگڑ سرگانہ کی وفات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

معجزہ تھا تیری دعاؤں کی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/مئی 2010ء میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب آف لاہور لکھتے ہیں کہ مورخہ 16 مئی 2009ء کو خاکسار کا بیٹا عطاء النور سیڑھیوں سے گرا اور دیوار کے ساتھ ٹکرا گیا جس سے بے تحاشا خون بہہ نکلا۔ فوری طور پر جنرل ہسپتال لاہور کے ایمرجنسی اپریشن روم میں پہنچا دیا اور اُسی رات تین گھنٹے کا آپریشن کیا گیا۔ شدید خطرہ کی حالت تھی اور صرف 10 فیصد بچنے کے چانس تھے۔ ایسے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بذریعہ فیکس دعا کی درخواست کی گئی تو حضور انور کی طرف سے جواب آیا: ''اللہ فضل فرمائے۔ اپنے بیٹے کو حسب ذیل ہومیوپیتھی کا نسخہ بھی استعمال کروائیں اللہ آپ کے بیٹے کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت والی زندگی سے نوازے''۔ ہومیوپیتھی کا نسخہ یہ تھا: Arnica+Nat Sulph روزانہ ایک خوراک چار دن اس کے بعد ہفتہ کے وقفہ سے دو خوراکیں۔

پھر سب ڈاکٹر حیران تھے اور اس آپریشن کی کامیابی پر مبارکباد دے رہے تھے۔ بعد میں خون کا پریشر دماغ کے دوسری طرف چلا گیا تو 21/مئی 2009ء کو دوبارہ آپریشن کرنا پڑا جس میں کامیابی کا امکان اَور بھی کم تھا۔ چنانچہ حضور کو پھر بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ جس کا جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا آپریشن بھی کامیاب رہا۔ 29 مئی کو تیسرے آپریشن کی ضرورت پڑی کیونکہ دماغ کے اوپر والے حصے میں پیپ پڑھ گئی تھی۔ یہ آپریشن بہت خطرناک تھا ڈاکٹر آپریشن کی کامیابی پر پوری طرح مطمئن نہیں تھے۔ حضور انور کی خدمت میں بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ حضور نے اپنے خط میں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفا اور صحت دے اور عزیز کو عمر دراز بخشے۔ آخر ڈاکٹروں نے آپریشن کر کے دماغ کے حصہ میں سے پیپ صاف کردی اور ڈیڑھ انچ مربع سر کی ہڈی بھی نکال دی۔ ڈاکٹر بھی اس تیسرے آپریشن کی کامیابی پر بڑے حیران تھے اور خود کہتے تھے کہ یہ تو صرف دعا کا معجزہ ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر 16 جون کو گھر آگیا۔

اس وقت دنیا میں کئی کروڑ احمدی ہیں اور بہت سے دن رات اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں لیکن ہر ایک احمدی کے لئے یہ دعائیں معجزہ دکھاتی ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12/مئی 2010ء میں شامل اشاعت مکرم انصر رضا صاحب کی غزل سے انتخاب پیش ہے:

کیا اسی طرح سے آغاز ہوا کرتا ہے
جو عیاں ہوتا ہے وہ راز ہوا کرتا ہے
مستیٔ شوق میں بھنورے سے کرے راز و نیاز
بعد میں پھول شرمسار ہوا کرتا ہے
جس کو آزادیٔ افکار کا رہتا ہے جنوں
خود پرستی میں گرفتار ہوا کرتا ہے
جو ترے وعدوں پہ تعمیر ہوا خواب محل
آشیانہ وہی مسمار ہوا کرتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 1, 2013 – November 7, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 1, 2013

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:15 Huzoor Tour Of West Africa: A programme documenting Huzoor's visit to TI Ahmadiyya School, Ghana. Recorded on March 14, 2004.
02:10 Aadab-e-Zindagi
02:55 Japanese Service
03:10 Tarjamatul Quran Class: Recorded on December 17, 1996.
04:20 Kasre Saleeb: A discussion series about Christianity and its beliefs.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 350
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:50 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Jamia Ahmadiyya, Acrafoo, Ghana on March 14, 2004.
07:55 Siraiki Service
08:20 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:55 Indonesian Service
10:55 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:30 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Ghazwat-e-Nabi
14:20 Tilawat
14:35 Bangla Shomprochar
15:40 Ahmadiyyat And Science
16:20 Friday Sermon [R]
17:25 Yassarnal Quran
17:55 World News
18:15 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:20 Real Talk
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda

Saturday November 2, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:30 Yassarnal Quran
00:50 Huzoor's Tour Of West Africa
02:10 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 343
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel: An English Programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 16, 2009.
08:20 International Jama'at News
08:50 Story Time
09:05 Question And Answer Session: Part 1, recorded on February 25, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 From Democracy To Extremism: A series of discussion, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
16:00 Live Rah-E-Huda: A live interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:50 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:50 International Jama'at News
21:20 Rah-E-Huda
22:55 Story Time
23:10 Friday Sermon [R]

Sunday November 3, 2013

00:20 World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany Address
02:50 Story Time
03:05 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
04:15 From Democracy To Extremism
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 353
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 20, 2013 in Vancouver, Canada.
08:05 Faith Matters
09:00 Question And Answer Session: Recorded on July 6, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on February 3, 2012.
12:00 Tilawat & Dars
12:35 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
14:10 Shotter Shondhane
15:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:25 Ashab-e-Ahmad
17:00 Kids Time
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30 Real Talk
20:35 Food For Thought
21:25 Farnborough Museum: A documentary programme about the 'Farnborough Air Sciences Trust Museum', taking a look at Samuel Codi's centenary of flight.
21:55 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday November 4, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:35 Yassarnal Quran
01:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:05 Food For Thought
02:45 Friday Sermon: Recorded on November 1, 2013.
03:55 Real Talk
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 345
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel
07:05 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to West Africa including Huzoor's visit to the Ahmadiyya cemetery on March 16, 2004.
07:50 International Jama'at News
08:25 Aadab-e-Zindagi
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on March 14, 1999
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on August 16, 2013.
11:10 Book Fair: Proceedings of a book fair organised by Jama'at Ahmadiyya Kolkata.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2008.
14:15 Bangla Shomprochar
15:20 Book Fair
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30 Real Talk
20:30 Rah-e-Huda
22:05 Friday Sermon [R]
23:20 Book Fair

Tuesday November 5, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:35 Al-Tarteel
01:15 Huzoor's Tour Of West Africa
02:10 Kids Time
02:45 Friday Sermon
04:00 Book Fair
04:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 346
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 20, 2013 in Vancouver, Canada.
08:30 Australian Service: A documentary about Toowoomba flower carnival 2011.
09:05 Question And Answer Session: Recorded on July 4, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on November 1, 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
15:35 Quran Quiz
16:30 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:40 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on November 1, 2013.
20:40 Noor-e-Mustafwi
21:00 From Democracy To Extremism
22:00 Ghazwat-e-Nabi
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday November 6, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:35 Hamari Taleem
03:00 Australian Service
03:30 Noor-e-Mustafwi
03:55 Ghazwat-e-Nabi
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 347
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Khudam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: Recorded on September 27, 2009.
08:00 Real Talk
09:00 Question And Answer Session: Part 1, recorded on February 25, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 28, 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Deeni-O-Fiqahi Masail
15:40 Muharram: A discussion programme about Muharram.
16:45 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
17:40 Al-Tarteel
18:10 World News
18:30 Khudam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema
19:30 Real Talk
20:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:10 Quranic Archeology
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Thursday November 7, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:30 Khudam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema
02:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:05 Quranic Archeology
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 348
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's Tour To West Africa: Documenting Huzoor's visit to Aburi Botanica Gardens, Ghana on March 17, 2004.
07:55 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Quran Class
10:10 Indonesian Service
11:15 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
12:55 Beacon of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on November 1, 2013.
15:05 Biography of Hazrat Imam Hussain[ra]
15:40 Maseer-E-Shahindgan
16:15 Tarjamatul Quran Class [R]
17:25 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tour To West Africa [R]
19:20 Faith Matters
20:25 Homeopathy And Its Miracles
21:00 Tarjamatul Quran Class
22:10 Biography of Hazrat Imam Hussain[ra]
22:50 Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 25 October, 2013 | Issue No. 43

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

سنگاپور کی استقبالیہ تقریب میں غیر از جماعت سرکردہ حکام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی شرکت۔

صدر مملکت سنگاپور اور مختلف وزراء کی طرف سے نیک تمناؤں کے پیغامات۔

❁ ...... آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے

❁ ...... آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو اسلام کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

❁ ...... حضور انور کی تمام تر تقریر اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ حضور انور نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے گہرا اثر کیا ہے۔

——————— (تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

❁ ...... خطبہ جمعہ۔ ❁ ...... اجتماعی بیعت کی مبارک تقریب۔

❁ ...... واقفین نو اطفال و خدام اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد و مجالس سوال و جواب۔

❁ ...... انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال و جواب۔

❁ ...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں احباب نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

شمع خلافت کے یہ پروانے دور دراز کے علاقوں سے کٹھن مسافتیں طے کر کے سنگاپور پہنچے۔

❁ ...... نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ساتھ میٹنگ میں جماعت کی ترقی اور احباب کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم ہدایات

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

26 ستمبر بروز جمعرات 2013ء
(دوسری قسط)

آج کی اس اہم تقریب میں سنگاپور کے علاوہ کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن اور میانمار (برما) سے یکصد سے زائد غیر از جماعت سرکردہ حکّام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

کمبوڈیا سے درج ذیل مہمان اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے:

= Mrs. Keo Sothery (ڈائریکٹر جنرل منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

= Mrs. Min Chandyneth (کیبنٹ ڈائریکٹر منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

= Mr. Say Amnann (ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل کوآپریشن کمبوڈیا)۔

= Mr. Uong Vibal (آفس سیکرٹری آف سٹیٹ منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

انڈونیشیا سے اس تقریب میں 48 غیر از جماعت مہمان شامل ہونے کے لئے سنگاپور پہنچے۔ انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں:

= Mr. Zuhairi Misrawi (موصوف Peoples Repersentatives Asembly of Indonesia کے سپیکر کے ایڈوائزر ہیں)۔

= پروفیسر ڈاکٹر قاسم Mathar (Alauddin یونیورسٹی)۔

= Mr. Kuwto Sofianto (Ph.D. ہیں اور بانڈانگ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں)۔

= Mr. Saeful Abdullah (Ex-Chief of FPI-Bandung)۔

= Mr. Dedy Jamaludin (سابق ممبر آف پارلیمنٹ انڈونیشیا)۔

= Mr. Mohammad Suhan (Bandung یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Andar Nobowo (جکارتہ یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Zuli Qadir (Jogjakarta یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Mohammad Sodik (Jogjakarta یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Ahmad Syam Mifid (حکومت کے مذہبی امور کے ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچر ہیں)۔

= Ms. Alissa Qotrunnada (سابق صدر مملکت انڈونیشیا عبدالرحمٰن واحد کی بیٹی ہیں)

علاوہ ازیں انڈونیشیا کی سب سے بڑی مذہبی جماعت نہضۃ العلماء (Nahdhatul Ulama) کے مختلف شعبوں اور ڈیپارٹمنٹس سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد آئے۔

اسی طرح بعض اخبارات اور رسائل کے جرنلسٹس شامل ہوئے۔ بعض ایسے سکالرز بھی شامل ہوئے جو مختلف اداروں میں بطور ریسرچر کام کر رہے ہیں۔ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں شامل تھے۔

انڈونیشیا میں جہاں علماء کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت ہے اور پرسی کیوشن ہو رہی ہے، گزشتہ سالوں میں احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا ہے، بہت سے زخمی بھی ہوئے، مساجد میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور مساجد جلائی جاتی ہیں اور بعض مساجد/مشن ہاؤسز مقامی حکومتی اداروں کی طرف سے سِیل بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ ان سب مخالفانہ حالات کے باوجود مختلف حکومتی اور تعلیمی اور بعض دوسرے اداروں سے تعلق رکھنے والے صاحب علم افراد کا محض آج کی اِس تقریب میں شمولیت کے لئے سنگاپور کا سفر اختیار کرنا یقیناً ایک نشان ہے اور اُن عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا پیش خیمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کو دنیا کے اس خطّہ زمین میں بھی عطا ہونے والی ہیں۔

پھر ملک فلپائن سے درج ذیل مہمان سفر کر کے آئے اور آج کی اس تقریب میں شامل ہوئے:

= Mr.EddieJadja (یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں)۔

= Mr. Yul Olaya (UN میں آفیشل ہیں)۔

= Mr. Gumail Alim (Executive Director Consortium of Bangsmoro Civil Society)۔

= Mr. Barakatul Candaag (سابق ایجوکیشن منسٹر اور Attoney At Law ہیں)۔

ملک میانمار (برما) سے Mr. Shar Nyi Nyi شامل ہوئے جو Political and Social Activist ہیں۔

ملک سنگاپور سے اس تقریب میں 39 سرکردہ افراد اور مختلف شعبوں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں:

= Mr. Lee Koon Choy (جو سنگاپور کے مختلف ممالک میں ایمبیسیڈر اور منسٹر آف سٹیٹ رہ چکے ہیں اور ملک سنگاپور کے بانی ممبران میں سے ہیں اور موجودہ پرائم منسٹر کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں)۔

= برٹش ہائی کمشنر سنگاپور۔

= فرسٹ سیکرٹری جرمن ایمبیسی۔

= فرسٹ سیکرٹری ہائی کمیشن آف انڈیا۔

= Premier سیکرٹری فرانس ایمبیسی۔

= Ms. Helen Loose جرمن ایمبیسی۔

= سابق وزیر خارجہ بنگلہ دیش ڈاکٹر افتخار چوہدری۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں